www.iqbalkalmati.blogspot.com

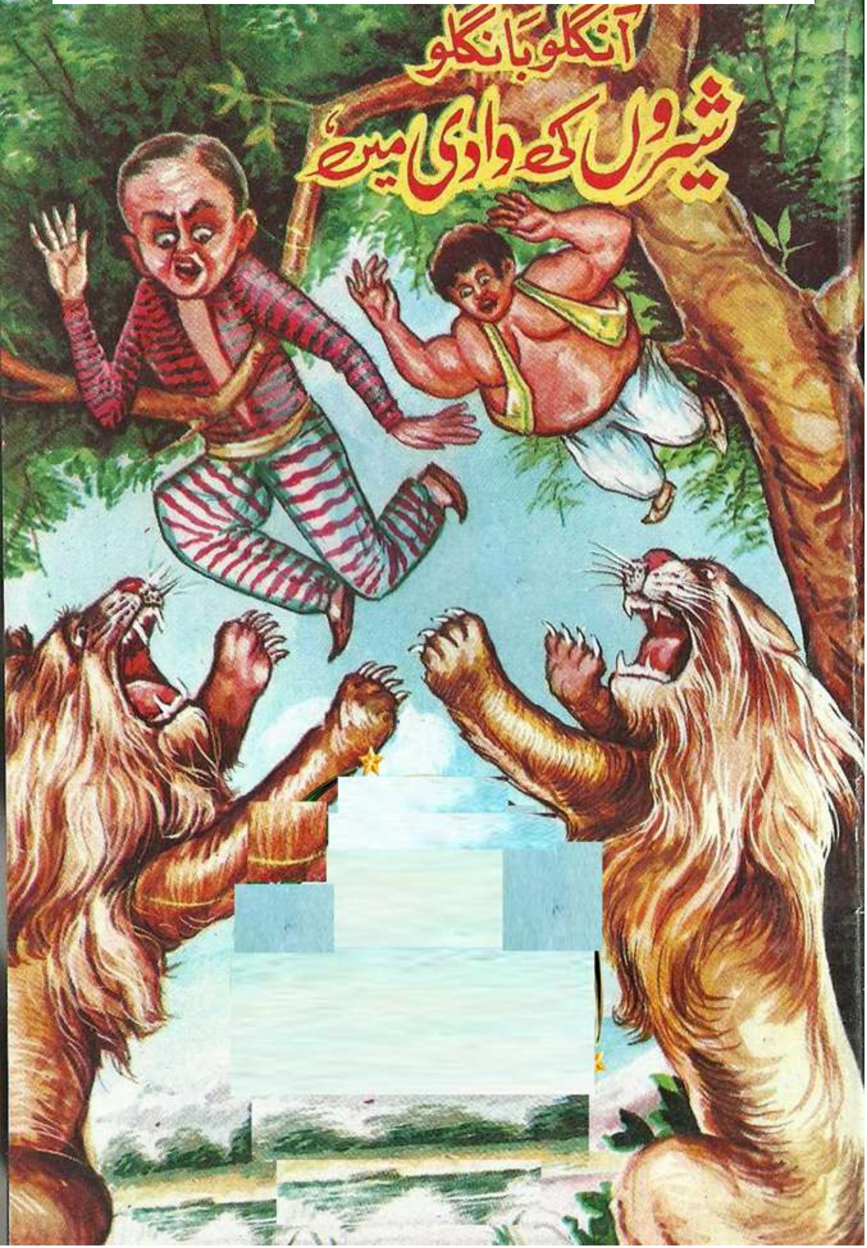

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آنگو بانگو کا قہقہوں سے بھرپور کارنامہ ۹

آنگو بانگلو

شیروں کی وادی میں

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

دریا میں ڈوبتے ہی کچھ لمحوں تک تو ٹانگو بانگو کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ کسی اندھیری غار میں گرتے چلے جا رہے ہوں۔ ان کے ذہنوں پر اندھیرے کی چادر سی لپٹتی چلی گئی مگر پھر اچانک ہی یہ اندھیرے چھٹ گئے اور ہر طرف روشنی پھیل گئی۔ وہ دونوں ابھی تک آپس میں لپٹے ہوئے تھے اور پھر انہیں سب کچھ صاف نظر آنے لگا۔ ان کے چاروں طرف پانی ہی پانی تھا اور اس پانی کے عین درمیان میں وہ بڑے مزے سے تیرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پانی میں ہونے

iqbalkalmati.blogspot.com

ناشران ----- اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت -------- 25/- روپے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے باوجود ان کا سانس باقاعدگی سے آ جا رہا تھا۔

"آنگلو بھائی آنگلو بھائی"۔ بانگلو نے اچانک آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا بات ہے بانگلو بھائی"؟ آنگلو نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"یہ آخر ہم کہاں جا رہے ہیں۔ وہ شیروں کی وادی کہاں ہے"؟ بانگلو نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ شیروں کی وادی کہیں اس پانی کی تہہ میں ہوگی۔ جبھی یہ پانی ہمیں وہاں لئے جا رہا ہے"۔ آنگلو نے فلسفیانہ انداز میں کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ یقیناً وہ شیر پانی کے بنے ہوتے ہوں گے۔ پھر تو ٹھیک ہے ہمیں جب پیاس لگے گی ہم شیر پی جائیں گے اس طرح شیر ختم ہو جائیں گے اور ہم شرط جیت جائیں گے"۔ بانگلو نے خوشی سے قلقاری مارتے ہوئے کہا۔

"مگر شرط تو یہ تھی کہ ہم دو سروں والے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شیر کا سر کاٹ کر لے جائیں"۔ آنگو نے اُسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! مجھے تو یاد ہی نہ رہا۔ یہ کم بخت عورتیں اتنی شرطیں لگا چکی ہیں کہ اب تو یاد بھی نہیں رہتا کہ کونسی شرط تھی"۔ بانگو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ آنگو کوئی جواب دیتا اچانک پانی میں شدید ہلچل سی مچ گئی اور پھر انہوں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ جتنی بڑی مچھلی انتہائی تیزی سے تیرتی ہوئی ان کی طرف بڑھی چلی آرہی تھی۔ اس کا خوفناک منہ کھلا ہوا تھا۔ اور خوفناک دانت چمک رہے تھے۔

"ارے باپ رے، اتنی بڑی مچھلی"۔ بانگو نے چیختے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے کھانے کا بندوبست کر دیا ہے۔ تم خود سوچو، اگر پیاس لگی تو شیر پیئیں گے مگر بھوک لگی تو کیا کھائیں گے۔ وہاں کھانے کو تو کچھ نہ ملے گا۔ اب ایسا کریں گے کہ مچھلی کھائیں گے اور شیر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پئیں گے"۔ آنگلو نے اُسے تسلّی دیتے ہوئے کہا۔
"مگر ایسا نہ ہو کہ ہم سے زیادہ اس مچھلی کو بھوک لگی ہو اور وہ ہمیں کھا جائے"۔ بانگلو نے خوف سے کپکپاتے ہوئے جواب دیا۔
اب مچھلی کافی نزدیک پہنچ چکی تھی اور اس کے خوفناک دانت اور زیادہ بھیانک لگنے لگے تھے۔
"ہاں! یہ بات تو سوچنے کی ہے۔ مگر اب پانی میں رہ کر تو میں سوچ بھی نہیں سکتا"۔ آنگلو نے کہا۔
"تو پھر کہاں سوچیں اور اگر ہم نے سوچا نہ تو مچھلی ہمیں کھا جائے گی"۔ بانگلو نے بھی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔
"کیوں نہ اس مچھلی کے پیٹ میں جاکر سوچیں کم ازکم وہاں پانی تو نہ ہوگا"۔ آنگلو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔
"یہ ٹھیک ہے۔ وہاں ہم اکیلے ہوں گے اور اطمینان سے بیٹھ کر سوچیں گے۔ اور جب ہم سوچ لیں گے پھر باہر آ جائیں گے"۔ بانگلو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے خوفناک مچھلی اپنا منہ پھاڑے ان کے قریب پہنچ گئی۔

"ٹھہرو بڑی مچھلی! پہلے ہمیں اپنے پیٹ میں جانے دو۔ ہم وہاں بیٹھ کر سوچ لیں۔ پھر تم سے بات کریں گے"۔ آنگلو نے ہاتھ اُٹھا کر مچھلی سے مخاطب ہوکر کہا۔

مگر مچھلی بھلا ان کے کہنے سے کہاں رکتی تھی۔ اس نے ان پر حملہ کر دیا اور یہ حملہ اتنا خوفناک تھا کہ وہ دونوں بچ نہ سکے۔ اور وہ اس کے بڑے بڑے دانتوں کے درمیان سے گزر کر اس کے پیٹ کے اندر گھستے چلے گئے۔

مچھلی کا پیٹ اتنا بڑا تھا کہ انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی بہت بڑے گنبد نما مقبرے میں آ گئے ہوں۔

مچھلی کے پیٹ کے اندر بھی پانی موجود تھا۔ مگر اس پانی کا رنگ سُرخ تھا اور اس میں سے سڑاند کی سی بُو آرہی تھی۔ اب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وہ دونوں اس گندے اور سڑے ہوئے پانی میں ڈبکیاں کھا رہے تھے۔

"ارے باپ رے، یہ ہم کہاں آگئے ہیں۔ توبہ توبہ کتنی بدبُو ہے" بانگو نے کہا۔

"ہاں! بڑی گندی بُو ہے۔ میرے خیال میں یہ مچھلی ہی غلیظ ہے۔ نہ جانے کب سے نہائی ہی نہیں" آنگو نے جواب دیا۔

"نہانا تو ایک طرف، مجھے تو محسوس ہو رہا ہے کہ اس نے زندگی بھر منہ ہی نہ دھویا ہوگا" بانگو نے مزید ٹکڑہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر چلو اس مچھلی سے کہیں کہ پہلے وہ نہا دھو لے۔ پھر ہم اس کے پیٹ میں آئیں گے" آنگو نے کہا اور بانگو نے بھی سر ہلا دیا۔

اور پھر ان دونوں نے اس طرف تیزی سے تیرنا شروع کر دیا جدھر سے ہوا اندر آرہی تھی۔ اور جلد ہی وہ مچھلی کے بڑے گلپھڑوں میں پہنچ گئے۔ ان کا خیال تھا کہ مچھلی منہ سے سانس لے رہی ہوگی اس لئے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وہ اس کا منہ ڈھونڈتے ہوئے اس طرف چلے گئے جہاں سے ہوا آ رہی تھی اب انہیں کیا معلوم کہ مچھلی انسانوں کی طرح منہ سے سانس لینے کی بجائے گلپھڑوں سے سانس لیتی ہے۔ چونکہ مچھلی بہت بڑی تھی اس لئے اس کے گلپھڑے بھی بہت بڑے تھے اور وہ تیزی سے ہل رہے تھے۔ وہ دونوں ان ہلتے ہوئے گلپھڑوں سے چمٹ گئے۔

ان دونوں کے وہاں پہنچنے کی وجہ سے شائد مچھلی کو سانس لینے میں رکاوٹ سی محسوس ہوئی۔ اس لئے اس نے تیزی سے ادھر اُدھر چکر لگانے شروع کر دیئے۔ مگر بانگو جیسا موٹا آدمی جب گلپھڑے سے چمٹا ہوا ہو تو پھر بھلا مچھلی سانس کہاں سے لیتی۔ اور پھر جب مچھلی کا سانس بالکل رکنے لگا تو وہ انتہائی تیزی سے پانی کی سطح کی طرف بلند ہونے لگی۔

اور پھر جیسے ہی اس کا بڑا سا سر گلپھڑوں سمیت پانی سے باہر نکلا، اس نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سانس لینے کے لئے اپنے بڑے سے سر کو انتہائی تیزی سے جھٹکا دیا۔ یہ جھٹکا اتنا زوردار تھا کہ ان کے ہاتھوں سے نہ صرف گلپٹڑے چھوٹ گئے بلکہ وہ ہوا میں اڑتے چلے گئے اور چونکہ مچھلی نے اپنے سر کو گردش دیکر جھٹکا دیا تھا اس لئے وہ اڑتے ہوئے سیدھے دریا کے کنارے پر موجود جھاڑیوں میں جاگرے اور ان کے گلپٹڑوں سے ہٹتے ہی چونکہ مچھلی کی سانس ٹھیک ہو گئی تھی اس لئے وہ تیزی سے پانی میں غوطہ کھا گئی اور وہ دونوں دریا کے کنارے جھاڑیوں پر پڑے رہ گئے۔

چند لمحے تو اس طرح اچانک گرنے سے ان کے ہوش و حواس معطل رہے، مگر پھر جلد ہی وہ ہوش میں آگئے اور اچھل کر زمین پر کھڑے ہو گئے۔ اب وہ اس دریا کے دوسرے کنارے پر موجود تھے اور ان کے پیچھے دور تک گھنی جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔

"چلی گئی وہ غلیظ مچھلی، میں نے تو اسے نہانے کے لئے کہا تھا"۔ بانگو نے ادھر ادھر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ تو نہاتی رہے گی۔ میرا خیال ہے کہ پہلے ہم نہا لیں، مجھے تو اپنے جسم سے وہی مچھلی والی بدبُو آرہی ہے"۔ آنگو نے کہا۔

اور پھر بانگو بھی مان گیا کہ انہیں خود بھی نہانا چاہیئے کیونکہ مچھلی کے پیٹ کے اندر غلیظ اور سُرخ رنگ کے پانی سے ان کا تمام جسم اور کپڑے لتھڑے ہوئے تھے۔

چنانچہ چند لمحوں بعد انہوں نے کپڑے اتارے اور پھر پہلے انہوں نے دریا کے پانی میں کپڑے دھونے شروع کر دیئے۔

وہ دونوں اپنے اپنے کپڑے دھو رہے تھے کہ اچانک ایک لہر آئی اور بانگو کے ہاتھ سے اس کے کپڑے چھُوٹ گئے۔

"ارے ارے میرے کپڑے"۔ بانگو نے انہیں پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا مگر دریا کی تیز لہریں انہیں دُور بہا کر لے گئیں۔

"کیا ہوا ارے کپڑے بھاگ گئے"۔ آنگو نے جو اپنے کپڑوں کو دھونے میں مصرُوف تھا چونک

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کر کہا۔ اور پھر اُسے بھی اپنے کپڑوں کا خیال نہ رہا اور اس کے کپڑے بھی اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر دریا کی لہروں کی نذر ہو گئے۔

"ارے تمہارے کپڑے بھی بھاگ رہے ہیں" بانگلو نے چیخ کر کہا اور جب تک آنگلو متوجہ ہوتا، اس کے کپڑے بھی دریا کے وسط میں پہنچ چکے تھے اور اب وہ دونوں مختصر سی نیکریں پہنے پورے جسم سے ننگے دریا کے کنارے کھڑے حیرت سے پلکیں جھپکا رہے تھے۔

"بڑے بے وفا نکلے یہ کپڑے۔ سچ مچ ہی بھاگ گئے"۔ بانگلو نے تقریباً روتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ان کو بھی جلد پتہ چل جائیگا۔ جب مچھلیاں انہیں پکڑ کر پہن لیں گی۔ تب یہ ہمیں یاد کریں گے"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

"پھر تو وہ مچھلیاں آنگلو بانگلو بن جائیں گی اور شہزادی سے شادی کر لیں گی۔ اور ہم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹاپتے رہ جائیں گے"۔ بانگو نے انتہائی فکرمندانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں! یہ بات تو سوچنے کی ہے۔ ہم شرطیں پوری کرتے رہ گئے اور شادی آنگو بانگو مچھلیاں کرلیں گی۔ مگر ایک بات ہے بانگو"۔ آنگو نے اچانک خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تمہیں خوشی ہو رہی ہے جبکہ مجھے کنوارے رہ جانے پر رونا آرہا ہے"۔ بانگو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بات یہ ہے بانگو کہ آنگو بانگو مچھلیاں زیادہ سے زیادہ مچھلی شہزادی سے شادی کرلیں گی تو کرتی رہیں۔ اس دریا کی مچھلیاں نہاتی نہیں، اس طرح مچھلی شہزادی بھی نہاتی نہ ہوگی اور بدبُو دار اور گندی ہوگی"۔ آنگو نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں! واقعی گندی شہزادی مچھلی سے آنگو بانگو مچھلیاں ہی شادی کریں۔ ہم کیوں کریں۔ ہم تو اس شہزادی سے شادی کریں گے جو روزانہ نہاتی ہو"۔ بانگو نے بھی اس

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بار خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"مگر ہم تو ابھی تک نہائے نہیں۔ اگر ہمارے نہانے سے پہلے کوئی نہاتی ہوئی شہزادی آگئی تو پھر وہ ہم سے شادی نہ کریگی"۔ آنگلو نے کہا۔
" ارے ہاں جلدی سے نہالو۔ کوئی نہ کوئی شہزادی آنے ہی والی ہوگی"۔ بانگلو نے کہا اور پھر اس نے تیزی سے دریا کا پانی اچھال اچھال کر اپنے جسم پر ڈالنا شروع کر دیا۔
اُسے نہاتا دیکھ کر آنگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔ اس نے بھی تیزی سے نہانا شروع کر دیا۔
نہا دھوکر جب وہ فارغ ہوئے تو ان کے جسم خاصے ہلکے پھلکے ہوچکے تھے اور طبیعت میں فرحت سی آگئی تھی۔
"مجھے تو نیند آرہی ہے آنگلو! ہوسکتا ہے کوئی شہزادی خواب میں آجائے اور بغیر کوئی شرط لگائے مجھ سے شادی کر لے۔ اس لئے میں تو سو رہا ہوں"۔ بانگلو نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جھاڑیوں کے اوپر لیٹتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے آنکھیں بند کرلیں۔

"واہ واہ! تمہارے خواب میں شہزادی آجاتے اور تم شادی کرلو اور میں جاگتا رہوں، اور کنوارہ رہ جاؤں"۔ آنگو نے جواب دیا اور پھر وہ بھی تیزی سے جھاڑیوں پر لیٹ گیا اور اس نے بھی آنکھیں بند کرلیں۔

یہ شاید نہانے کا اثر تھا یا پھر وہ کافی دور سے دشیوں کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے آئے تھے کہ لیٹ کر آنکھیں بند کرتے ہی وہ گہری نیند میں کھوگئے اور پھر بانگو کے خوفناک خراٹوں سے اردگرد کا ماحول گونجنے لگا۔

یوں محسوس ہورہا تھا کہ جیسے کوئی پن چکی چل رہی ہو یا ہزاروں بھوت مل کر چیخ رہے ہوں۔

وہ دونوں اتنی گہری نیند سو رہے تھے کہ انہیں دور سے شیروں کے دھاڑنے کی آوازیں جو تیزی سے قریب آتی جارہی تھیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سنائی ہی نہ دیں۔ وہ اُسی طرح مست پڑے
رہے۔
شائد وہ بھول گئے تھے کہ اس وقت
وہ خوفناک شیروں کی وادی میں ہیں اور
شائد شیروں نے ان دونوں کی بُو سونگھ
لی تھی اس لئے وہ تیزی سے ان کی
طرف بڑھے چلے آرہے تھے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شیروں کے دھاڑنے کی خوفناک آوازیں لمحہ بہ لمحہ نزدیک آتی جارہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے ہزاروں شیر مل کر دھاڑتے ہوئے آنگو بانگو کی طرف دوڑے چلے آرہے ہوں۔

اور پھر جب شیروں کی دھاڑوں سے آس پاس کی فضا گونج اٹھی تو سب سے پہلے آنگو کی آنکھ کھلی اور دوسرے لمحے وہ یوں اچھل کر کھڑا ہوگیا جیسے اس کے پیروں میں سپرنگ نکل آئے ہوں۔ شیروں کی دھاڑیں اب کافی نزدیک آگئی تھیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"بانگو! ارے موٹے بانگو اٹھو جلدی۔ شیر شہزادی بینڈ باجے بجاتی چلی آرہی ہے"۔ آنگو نے تیزی سے خراٹے لیتے ہوئے بانگو کو جھنجوڑتے ہوئے کہا۔

"کک کک کیا کہہ رہے ہو بینڈ باجے۔ میری برات آرہی ہوگی"۔ بانگو نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری برات کہاں سے آ جائیگی؟ موٹے آدمیوں کی برات آتی نہیں جاتی ہے قبرستان کی طرف"۔ آنگو نے فلسفہ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے! یہ تو شیروں کی آواز لگتی ہیں"۔ اچانک بانگو کے چھوٹے دماغ میں خیال آیا۔

"ہاں ہاں! اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ شیر شہزادی کی برات آرہی ہے مجھ کو دولہا بنانے"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"شیر شہزادی کی بارات! مگر یہ تو بلینڈ باجوں کی بجائے شیروں کے دھاڑنے کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آوازیں ہیں"۔ بانگو نے اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"تیری عقل واقعی مونگ پھلی جتنی ہے۔ یعنی شیر شہزادی کے ساتھ شیروں کی آوازیں نکالنے والے بینڈ ہی ہوں گے اب بھلا بالنسریاں اور ڈھول تو ہونے سے رہے"۔ آنگو نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! بات تو سمجھ میں آرہی ہے یعنی بینڈ باجے والے شیر دُھن بجاتے آرہے ہیں"۔ بانگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بالکل یہی بات ہے۔ اچھا اب تم میرا شیر شہزادی سے نکاح پڑھانے کی تیاری کرو"۔ آنگو نے اپنا کمزور سا سینہ زبردستی پھلاتے ہوئے کہا۔

"میں، اور تمہارا نکاح پڑھواؤں؟ یہ کیا کہہ رہے ہو؟ اپنے نکاح کے لئے کوئی اور ڈھونڈو۔ میں تو اپنا نکاح پڑھوں گا"۔ بانگو نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"ارے ہمارے کپڑے واپس آگئے ہیں"۔ اچانک آنگو نے کہا۔ اس کی نظریں ذرا دور دریا کے کنارے پر جمی ہوئی تھیں، جہاں ان دونوں کے کپڑے ڈھیر کی صورت میں پڑے ہوئے تھے۔

"میرا خیال ہے کہ مچھلیوں نے دھو کر بھیجے ہیں۔ آؤ۔ انہیں پہن لیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ پھر بھاگ جائیں"۔ بانگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھے۔

کپڑے واقعی دُھلے دھلائے موجود تھے شائد موجوں نے انہیں باہر کنارے پر اچھال دیا تھا۔

ان دونوں نے جلدی سے اپنے کپڑے پہن لئے۔ اور پھر جیسے ہی وہ کپڑے پہن کر فارغ ہوئے، اچانک سامنے کی جھاڑیوں سے سینکڑوں کی تعداد میں انتہائی خوفناک شیر نمودار ہوئے۔ وہ مسلسل دھاڑ رہے تھے اور ان کی سُرخ آنکھیں شعلے برسا رہی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھیں۔

"ارے باپ رے! یہ تو اصلی شیر ہیں بینڈ باجے والے نہیں۔" آنگو بانگو نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ دونوں خوف کے مارے تیزی سے پیچھے ہٹنے لگے۔

شیر جو پہلے دوڑتے ہوئے آرہے تھے اب آہستہ آہستہ گروہ کی صورت میں آگے بڑھنے لگے تھے۔ جہاں تک نظر پڑتی تھی شیر ہی شیر تھے۔

آنگو بانگو کو دیکھکر شیروں کی خوفناک آنکھوں میں بے پناہ چمک اُبھر آئی تھی۔

"بھائی شیرو! خدا کے لئے رُک جاؤ۔ پہلے ہماری بات سُن لو۔ ہم تمہارے مہمان ہیں۔" آنگو نے ہاتھ اٹھاکر شیروں سے مخاطب ہوکر کہا۔ مگر خوف کی شدت سے اس کی آواز لرز رہی تھی اور وہ قدم بہ قدم پیچھے ہٹتا جا رہا تھا۔

بانگو غریب کے منہ سے تو دہشت کے مارے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ادھر شیر آہستہ آہستہ آگے بڑھے چلے آرہے تھے اور پیچھے وہ خوفناک دریا تھا۔ جس میں پہاڑ جیسی مچھلیاں موجود تھیں آنگو بانگو دونوں کو موت اب صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"ارے کم بختو رک بھی جاؤ۔ آگے بڑھے چلے آرہے ہو۔ تمہیں دکھائی نہیں دیتا کہ ہمارے پیچھے دریا ہے"۔ اچانک آنگو نے غصیلے لہجے میں شیروں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"آنگو! کیوں نہ ہم اپنا رُخ بدل لیں پھر ہمارے پیچھے دریا نہ رہے گا"۔ اچانک بانگو کو نئی سوجھی۔

"ارے ہاں! واقعی اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔ چلو جلدی سے رُخ بدل لو۔ دریا ہمارے پیچھے نہ رہے گا"۔ آنگو نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ دونوں انتہائی تیزی سے مڑ گئے۔ اب ان کا رُخ دریا کی طرف تھا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور شیر ان کی پشت پر تھے۔
شیر اسی طرح قدم بہ قدم آگے بڑھے چلے آرہے تھے۔

"اب بیشک آجاؤ۔ ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمارے پیچھے اب دریا نہیں۔" آنگو نے پہلی بار خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"دیکھا! میں نے کیسی تجویز بتائی ہے۔ اب یہ شیر ہمارا کیا بگاڑ لیں گے۔" بانگو نے شوخ لہجے میں کہا۔

اب وہ دونوں دریا کے کنارے پر پہنچ چکے تھے اور ادھر شیر اور ان کے درمیان اب فاصلہ خاصا کم رہ گیا تھا۔

وہ دونوں دریا کی طرف اپنا رُخ کیے کھڑے تھے مگر گردن موڑ کر دیکھ شیروں کی طرف ہی رہے تھے۔

جب شیر کافی نزدیک آگئے تو اچانک ان میں سے ایک بڑا سا شیر آگے بڑھ آیا اور باقی شیر وہیں رُک گئے۔ انہوں نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دھاڑنا بند کر دیا تھا۔ اب وہ صرف غُرّا رہے تھے۔

وہ بڑا سا شیر آگے بڑھ کر ایک لمحے کے لئے رُکا۔ پھر اس کا پیٹ زمین سے لگ گیا اور دُم تیزی سے دائرے کی صورت میں گھومنے لگی۔ اس کے انداز سے محسوس ہورہا تھا کہ وہ حملہ کرنے ہی والا ہے۔

"دیکھو! یہ بڑا شیر ہمارے سامنے جُھک کر سلام کررہا ہے۔" آنگو نے شیر کو زمین سے لگتے دیکھ کر بانگو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں! مگر ہم نے تو ان کی طرف پشت کر رکھی ہے۔ اگر ہم منہ ان کی طرف کرلیں تو یقیناً یہ بیٹھنے کی بجائے لیٹ کر سلام کرے گا۔" بانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل کرے گا۔ کیسے نہیں کرے گا"۔ آنگو نے کہا۔ اور پھر اس نے تیزی سے اپنا رُخ بدلا۔ اور اُسے "رُخ" بدلتے دیکھکر بانگو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بھلا کیسے پشت کئے کھڑا رہتا۔ وہ بھی تیزی سے مڑ گیا۔

اور پھر جیسے ہی ان کا رُخ شیروں کی طرف ہوا، اسی لمحے اس بڑے شیر نے ان دونوں پر چھلانگ لگا دی۔ اس کا رُخ بانگو کی طرف تھا۔ شائد اس نے اُسے صحت مند سمجھ کر پہلے کھانے کا پروگرام بنایا تھا۔

"ارے باپ رے، یہ تو اب گلے ملنے آرہا ہے" آنگو بانگو کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی وہ شائد شیر سے گلے ملنے کے لئے تیزی سے آگے بڑھتے آتے اور شائد اس طرح ان کا آگے بڑھنا فائدہ مند ثابت ہوا۔ کیونکہ اب شیر کا اندازہ غلط ہوگیا اور وہ بانگو کے سر سے اوپر ہوتا ہوا سیدھا پیچھے دریا میں جاگرا اور اس کے حلق سے ایک خوفناک دھاڑ نکل گئی۔ اس کے ساتھ ہی باقی شیر بھی دھاڑنے لگے۔ ان کی آوازوں سے اب بے پناہ غصّہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جھلک رہا تھا۔

"ارے ارے یہ تو دریا میں جاگرا"۔ ان دونوں نے بے اختیار مڑتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے نہانے گیا ہے تاکہ نہا دھوکر ہم سے گلے ملے"۔ آنگو نے کہا مگر دوسرے لمحے ان کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ کیونکہ جیسے ہی وہ خوفناک شیر دریا میں گرا، کسی طرف سے وہی پہاڑ جیسی خوفناک مچھلی نمودار ہوئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے شیر اس کے پھاٹک جیسے دہانے میں غائب ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی مچھلی نے پانی میں غوطہ لگایا اور غائب ہوگئی۔

"اب تو یقیناً اسے نہانا پڑے گا۔ بڑی گندی مچھلی نے اسے کھایا ہے"۔ آنگو نے خوشی سے قلقاری مارتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے اچانک تمام شیر مل کر خوفناک آواز میں دھاڑے اور پھر ان سب کے پیٹ زمین سے مل گئے۔ اب شاید وہ سب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مل کر ان دونوں پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔
"ارے ارے رک جاؤ۔ اتنے سارے شیروں سے بھلا ہم کیسے لڑ سکتے ہیں۔ ایک ایک کر کے آؤ بیوقوفو"۔ آنگلو بانگلو نے چیخ کر شیروں سے مخاطب ہو کر کہا۔

اسی لمحے اچانک بانگلو کی نظر قریب موجود ایک بڑے سے درخت پر پڑ گئی جو نہ صرف کافی مضبوط تھا بلکہ کافی بلند بھی تھا۔

"کیوں نہ اس درخت پر چڑھ جائیں۔ اس طرح سارے شیر اکٹھے حملہ نہ کر سکیں گے باری باری چھلانگ لگا کر آئیں گے اور ہم مل کر نیچے کھڑے ہو جائیں گے"۔ بانگلو نے آنگلو سے کہا۔

اور پھر جیسے ہی آنگلو نے سر ہلایا وہ دونوں تیزی سے درخت کی طرف دوڑ پڑے۔ بانگلو چونکہ درخت کے بے حد قریب تھا اس لئے وہ پہلے تنے کے قریب پہنچ گیا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ادھر شیر ان دونوں کو درخت کی طرف دوڑتے دیکھکر یکدم رُک گئے۔ شائد انہوں نے حملے کا ارادہ بدل لیا تھا۔

اور پھر بانگو بھاری جسم ہونے کے باوجود انتہائی تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ آنگو بھی اس کے پیچھے تھا۔

چند ہی لمحوں میں وہ دونوں درخت کی اوپر والی شاخوں پر پہنچ چکے تھے۔

شیر دُور کھڑے انہیں حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

" اب آؤ باری باری چھلانگ لگاؤ اور گلے مِل لو"۔ ان دونوں نے شاخوں پر بیٹھتے ہی شیروں سے مخاطب ہوکر کہا۔

شیروں نے جب انہیں درخت پر چڑھتے دیکھا تو وہ تیزی سے دوڑے اور پھر درخت کے گرد پھیلتے چلے گئے۔ ایک لمحے کے لئے ان سب نے سر اٹھاکر اوپر کی طرف دیکھا اور پھر اچانک شیر آگے بڑھے اور ان سب نے پوری قوت سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

درخت کی طرف چھلانگیں لگا دیں۔ چونکہ کثیر تعداد میں تھے۔ اس لئے ان میں سے کئی پوری قوت سے درخت کے تنے سے ٹکرائے اور ان کی ٹکروں سے درخت بُری طرح ہلا اور آنگلو بانگلو جو بڑے اطمینان سے شاخوں پر بیٹھے ہوئے تھے سنبھل نہ سکے اور نیچے گرنے لگے اور انہیں گرتا دیکھ کر باقی شیروں نے دھاڑتے ہوئے یقیناً خوشی کا اظہار کیا۔

ادھر اچانک گرنے کی وجہ سے ان دونوں کے حلق سے چیخیں نکل گئیں۔ مگر اب یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ آنگلو اوپر سے گر کر ایک نچلی شاخ سے اس طرح لٹک گیا کہ اس کا دھڑ نیچے تھا جب کہ دونوں بازو شاخ کی دوسری طرف تھے۔ اس طرح وہ پیٹ کے بل شاخ سے لٹکا ہوا تھا اور بانگلو کے نیچے شاخ تو نہیں تھی البتہ ٹوٹی ہوئی شاخ کا ایک سرا ضرور تھا اور پھر اس

[illegible]

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیلان کی گھیرے دار شلوار اس ٹوٹی ہوئی شاخ سے اٹک گئی اور وہ اس شاخ کے سہارے ہوا میں ایک لمحے کے لئے لٹکا رہا دوسرے لمحے اس کے ہاتھ اسی شاخ پر پڑ گئے جس سے بانگو لٹکا ہوا تھا اور اس نے پوری مضبوطی سے وہ شاخ پکڑ لی مگر اب یہ ان کی بدقسمتی تھی کہ شاخ اتنی مضبوط نہ تھی کہ بیک وقت ان دونوں کا بوجھ سنبھال سکے. چنانچہ ایک زبردست چرچراہٹ سے وہ ٹوٹی اور وہ دونوں شاخ سمیت زمین پر نیچے کھڑے ہوئے شیروں کے درمیان آ گرے۔

ان کے اچانک گرنے اور شاخ کے ٹوٹنے کی چرچراہٹ سے ایک لمحے کے لئے تو شیر گھبرا گئے اور تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

مگر جیسے ہی وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہوتے شیر ایک بار پھر ان کی طرف بڑھے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"ارے خدا کا خوف کرو۔ پہلے ہمیں چوٹیں تو سہلانے دو کم بختو! آخر ہم اوپر سے گرے ہیں۔ چوٹیں تو ہمیں ضرور لگی ہوں گی۔" ان دونوں نے اپنے جسموں کو دونوں ہاتھوں سے ٹٹولتے ہوئے کہا۔

مگر ظاہر ہے شیر بھلا ان کی چوٹوں کی کہاں پرواہ کرتے تھے۔ ان سب نے مل کر دھاڑتے ہوئے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں یوں لگا جیسے شیروں کا بادل سا ان پر چھاتا چلا جا رہا ہو۔ خوف کے مارے ان کی گھگھی سی بندھ گئی اور دہشت سے ان کے دماغوں پر اندھیرے سے پھیلتے چلے گئے۔۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خوفناک شیر آنگو بانگو کے درخت سے
گرتے ہی ان پر ٹوٹ پڑے اور ظاہر ہے
کہ سینکڑوں شیروں کے بیک وقت حملے کے
بعد آنگو بانگو کے بچ نکلنے کا سوال
ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

ادھر درخت سے گرتے ہی اور اتنے
خوفناک شیروں کو اپنے اوپر حملہ کرتے دیکھ
کر وہ خوف اور دہشت سے بیہوش ہو کر
گر گئے۔

مگر عجیب بات یہ تھی کہ شیروں نے
آنگو بانگو پر حملہ تو ضرور کیا مگر جیسے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہی شیروں کے پنجے اور منہ آنگلو بانگلو کے جسموں سے ٹکرائے، شیر یوں اچھل کر دُور جا گرتے۔ جیسے انہیں بجلی کے جھٹکے لگ رہے ہوں۔

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے شیر آنگلو بانگلو سے یوں دور ہٹنے لگے جیسے وہ دونوں ان کے لئے مصیبت بن گئے ہوں۔ شیروں کے دھاڑنے سے کان پڑی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ جب کہ ان کے درمیان آنگلو بانگلو دہشت کے مارے زمین پر بیہوش پڑے ہوئے تھے۔

اب شیروں نے ان دونوں کے گرد حلقہ سا بنا لیا تھا اور وہ بڑے غضبناک انداز میں دھاڑ رہے تھے۔ مگر آگے نہیں بڑھ رہے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ ان دونوں سے خوف زدہ ہو گئے ہوں۔

ابھی انہیں دھاڑتے ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک دُور سے شیر کے دھاڑنے جیسے آواز سنائی دی۔ مگر یہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

انسانی آواز تھی۔ البتہ انداز شیر کے دھاڑنے جیسا ہی تھا۔

اس آواز کو سنتے ہی آنگو بانگو کے گرد موجود شیر اچانک خاموش ہوگئے اور وہ سب تیزی سے مڑ کر اُدھر دیکھنے لگے جدھر سے یہ آواز آئی تھی۔ قدِآدم جھاڑیوں کی وجہ سے ادھر کوئی چیز نظر نہ آرہی تھی۔ مگر اس کے باوجود شیر یوں خاموش کھڑے تھے جیسے اس آواز کا ادب کر رہے ہوں۔

تھوڑی دیر بعد اچانک جھاڑیوں میں سے دو شیر نمودار ہوئے۔ یہ شیر باقی شیروں کی نسبت قد میں اونچے تھے اور انتہائی خوفناک تھے۔ ان میں سے ایک شیر کی پشت پر ایک نوجوان عورت سوار تھی جس نے شیر کی کھال کا لباس پہنا ہوا تھا اس کے خوبصورت سنہرے بال اس کے شانوں پر پھیلے ہوئے تھے جبکہ دوسرے شیر کی پشت پر ایک سفید داڑھی والا بوڑھا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سوار تھا۔ اس نے بھی شیر کی کھال کا لباس پہنا ہوا تھا۔ البتہ اس نے اپنے سر پر سفید پٹی باندھی ہوئی تھی وہ دونوں یوں شیروں کی پشت پر بیٹھے تھے جیسے لوگ گھوڑے کی پشت پر سواری کرتے ہیں۔ آنگو بانگو کے گرد موجود تمام شیروں نے انہیں دیکھتے ہی اپنے سر جھکا دیئے۔

"یہ سارے شیر یہاں کیوں اکٹھے ہیں"؟ نوجوان عورت نے اس بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور اس عورت کی بات سنتے ہی اس بوڑھے نے اپنے حلق سے شیروں جیسی غراہٹ بھری آواز نکالی۔ جس کے جواب میں آنگو بانگو کے قریب موجود ایک شیر نے دھاڑتے ہوئے کچھ کہا۔

"اوہ تو کوئی بدقسمت انسان ادھر آ نکلا ہے"۔ شہزادی نے شیر کا جواب سنتے ہوئے کہا۔ اتنی دیر میں وہ دونوں آنگو بانگو کے قریب پہنچ چکے تھے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"ارے یہ تو دو آدمی ہیں اور شائد دونوں زندہ ہیں"۔ اس عورت نے شیر کی پشت سے چھلانگ مارتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی آنگلو بانگلو کی طرف بڑھی۔ قریب آکر وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔ وہ بوڑھا بھی اب شیر کی پشت سے نیچے اتر آیا تھا۔

"واقعی شہزادی صاحبہ! یہ دونوں زندہ ہیں"۔ بوڑھے نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں عورت سے مخاطب ہوکر کہا۔

اسی لمحے شہزادی نے اپنے حلق سے شیروں کی آواز نکالی اور پھر دو چار شیروں نے اکٹھے ہی اس کی بات کا جواب دیا۔ یقیناً وہ دونوں شیروں کی نہ صرف زبان سمجھتے تھے بلکہ ان کی زبان میں بات بھی کر لیتے تھے اس لئے جیسے ہی وہ شیروں جیسی آواز نکال کر ان سے کچھ پوچھتے تو شیر فوراً ان کی بات کا جواب دیتے۔

"بدبو، ان کے جسموں سے تو بدبو آتی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے"۔ شہزادی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" ہاں! شہزادی صاحبہ! شیر بتا رہے ہیں کہ ان کے جسموں سے پہاڑ مچھلی کی بدبُو آتی ہے اور تم جانتی ہو کہ شیر اس بدبُو سے بہت ڈرتے ہیں"۔ اس بوڑھے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" مگر پہاڑ مچھلی کی بدبُو ان کے جسموں سے کیسے آسکتی ہے؟ یہ بدبُو اسی صورت میں آسکتی ہے جب یہ پہاڑ مچھلی کے پیٹ میں پہنچ جائیں اور ظاہر ہے اگر یہ اس کے پیٹ میں پہنچ جاتے تو زندہ واپس نہ نکل سکتے تھے"۔ شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں جرح کرتے ہوئے کہا۔

" اب اس بارے میں تو یہ خود ہی بتا سکتے ہیں کہ پہاڑ مچھلی کی بدبُو ان کے جسموں سے کیسے آرہی ہے"۔ بوڑھے نے اُلجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

" ہاں وزیر بابا! میں ان سے یہ بات ضرور پوچھوں گی۔ بڑے عرصے کے بعد تمہارے علاوہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کسی زندہ انسان سے باتیں کرنے کا موقع ملا ہے ورنہ اب تک تو اگر بھولا بھٹکا کوئی آدمی وادی میں آ نکلتا تھا تو شیر اُسے ایک لمحے میں چٹ کر جاتے تھے۔" شہزادی نے کہا۔

" ہاں! ویسے یہ کوئی بہت ہی خوش قسمت انسان لگتے ہیں جو اس طرح شیروں سے بچ گئے ہیں۔ میں انہیں ہوش میں لے آتا ہوں"۔ وزیر بابا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ سیدھا آنگلو کے قریب پہنچا اور اس نے ایک ہاتھ آنگلو کے منہ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی ناک چٹکی میں پکڑ لی۔ اس طرح آنگلو کی سانس بند ہوگئی اور زیادہ سے زیادہ ایک منٹ بعد ہی آنگلو کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اُسے ہوش میں آتا دیکھ کر وزیر بابا نے دونوں ہاتھ ہٹا لئے۔

دوسرے لمحے ایک زبردست چھینک مار کر آنگلو ہوش میں آگیا۔ اور ہوش میں آتے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہی وہ اچھل کر بیٹھ گیا اور حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں شہزادی پر پڑیں اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے کسی نے مُردہ جسم میں رُوح پھونک دی ہو۔

"واہ واہ! خدا کی قسم لُطف آگیا۔ اتنی خوبصورت بیوی کے متعلق تو میں نے کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا۔" آنگلو نے خوشی سے باچھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ یوں تیزی سے شہزادی کی طرف بڑھا جیسے آگے بڑھ کر اُسے گلے لگا لینا چاہتا ہو۔

"ارے ارے پیچھے ہٹو۔ یہ کہاں بھاگے آ رہے ہو۔" شہزادی نے اُسے یوں بے ساختہ اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر جھجکتے ہوئے کہا اور اس کی بات سُن کر آنگلو یکدم رُک گیا۔ البتہ اس کی نظریں شہزادی پر یوں جمی ہوئی تھیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جیسے مقناطیس سے لوہا چمٹ جاتا ہے۔
" واہ! کیسے پیچھے ہٹوں؟ خدا خدا کر کے تو بغیر شرط کے مجھے بیوی ملی ہے اور اب میں پیچھے ہٹ جاؤں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"؟ آنگلو نے کہا۔
" یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو؟ بیوی بیوی کی رٹ لگا رکھی ہے۔ ادب سے جھک جاؤ۔ پاگل آدمی۔ یہ شیر شہزادی ہیں شیروں کی ملکہ"۔ بوڑھے وزیر نے بے حد غصیلے لہجے میں کہا۔
" شیروں کی ملکہ! لاحول ولاقوۃ۔ تمہارا دماغ شاید بہت بوڑھا ہوگیا ہے۔ ملکہ تو انسانوں کی ہوتی ہے۔ شیروں کی ملکہ تو کوئی شیرنی ہوگی۔ یوں کہو کہ آنگلو کی ملکہ"۔ آنگلو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
" آخر تم ہو کون؟ اور کہاں سے آئے ہو"؟ شیر شہزادی نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔
" میں! تم مجھے نہیں جانتی، کمال ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حیرت ہے۔ اتنی کم علمی اچھی نہیں ہوتی کہ اپنے شوہر کو بھی نہ پہچانو۔ میرا نام آنگو ہے اور یہ میرا بھائی بانگو ہے۔ ارے مگر بانگو کہاں گیا؟ آنگو نے بانگو کا نام لیتے ہی چونک کر کہا۔ شائد ہوش میں آنے کے بعد پہلی بار اُسے بانگو کا خیال آیا تھا جو ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"ارے یہ تو بیہوش پڑا ہوا ہے۔ چلو اچھا ہے بیہوش ہی پڑا رہے۔ اگر یہ ہوش میں آگیا تو مجھے آدھی شہزادی بانٹنی پڑے گی۔ یار پاگل بوڑھے! ایسا نہیں ہوسکتا کہ کسی شیر کو کہو کہ بانگو کو کھا جائے۔ پھر میں اطمینان سے سالم شہزادی سے شادی کر لونگا۔" آنگو نے وزیر بابا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"شہزادی صاحبہ! یہ شخص مجھے پاگل لگتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسے واپس دریا میں دھکیل دینا چاہیئے۔" وزیر بابا نے غصیلے انداز

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں شہزادی سے مخاطب ہوکر کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے سُرخ ہورہا تھا۔ اسے شائد آنگلو کا دیا ہوا خطاب "پاگل بوڑھے" پر بیحد غصہ آگیا تھا۔

"ہاں ہے تو پاگل ہی، مگر باتیں دلچسپ کرتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس کے موٹے ساتھی کو ہوش میں لے آؤ۔ شائد وہ سمجھدار ہو"۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے اسے ہوش میں نہ لانا۔ یہ بڑا خطرناک آدمی ہے"۔ آنگلو نے ہاتھ اٹھا کر بانگلو کی طرف بڑھتے ہوئے وزیر بابا کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" خطرناک آدمی! کیا مطلب؟ میں سمجھی نہیں"۔ شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" شیر شہزادی عرف آنگلو کی ملکہ! یہ میرا بھائی بانگلو ہے۔ یہ جب ہوش میں آتا ہے تو مُکہ مار کر بڑے بڑے دیوؤں کے پیٹ پھاڑ دیتا ہے۔ مگر ایک بات ہے کہ میں بھی اس سے کم نہیں۔ میں سر سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹکر مار کر ہاتھیوں کو پچھاڑ دیتا ہوں ۔ کہو تو ٹکر مار کر دکھاؤں"۔ آنگو نے بانگو کی بات کرتے کرتے اپنی تعریف شروع کر دی ۔ دراصل اُسے اچانک خیال آگیا تھا کہ اگر میں نے بانگو کی زیادہ تعریف کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ شہزادی اس کی تعریف سے خوش ہوکر اس سے شادی کر لے ۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے بانگو کی تعریف چھوڑ کر اپنی تعریف شروع کر دی تھی ۔

مگر اس سے پہلے کہ شہزادی اس کی بات کا جواب دیتی ، وزیر بابا نے بانگو کو ہوش دلا دیا اور وہ ایک خوفناک چھینک مار کر اچھل کر کھڑا ہوگیا ۔

" بانگو ! ان سے ملو ۔ یہ میری بیوی شیر شہزادی عرف آنگو کی ملکہ ہیں"۔ آنگو نے جب بانگو کو ہوش میں آتے دیکھا تو فوراً ہی تعارف کرانا شروع کر دیا تاکہ بانگو پر ثابت ہو جائے کہ شہزادی اکیلی اسی کی بیوی ہے ۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"شیر شہزادی ، اور آنگلو کی ملکہ اور تمہاری بیوی ؟ واہ ایسے کیسے ہوسکتا ہے کہ تم دو دو عورتوں سے شادی کرو اور میں کنوارہ ہی رہ جاؤں۔ میں تمہارا بھائی ہوں اس لئے ایک عورت میری ہوگی ۔ بس۔ ٹھیک ہے کہ شیر شہزادی میری بیوی اور آنگلو کی ملکہ تمہاری بیوی۔ بالکل ٹھیک ۔ آؤ شیر شہزادی میرے سامنے آؤ ۔ میں تمہارا شوہر بانگلو ہوں"۔ بانگلو نے بات ختم ہوتے ہی تیزی سے آگے بڑھ کر سامنے کھڑی شیر شہزادی کا ہاتھ پکڑ لیا ۔ مگر شیر شہزادی نے بیحد غصیلے انداز میں اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

" پرے ہٹو موٹے ریچھ ۔ تمہاری یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم میرا ہاتھ پکڑو ۔ اور تم بھی سنو لمبے اونٹ ! اب اگر تم نے مجھے بیوی کہا تو میں شیروں کو حکم دے دونگی اور وہ تمہاری تکہ بوٹی کرکے رکھ دیں گے "۔ شہزادی نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"مجھے یعنی آنگلو کو لمبا اونٹ کہہ رہی ہو۔ اس آنگلو کو جو دنیا کا سب سے بہادر آدمی ہے۔" آنگلو کو بھی شہزادی کی بات پر غصہ آگیا تھا۔

"غلط بات مت کرو آنگلو! دنیا میں سب سے بہادر تو میں ہوں اور سنو شہزادی! تم نے مجھے موٹا ریچھ کہہ کر میری توہین کی ہے، اس توہین کے بدلے میں تم کو مجھ سے شادی کرنی ہوگی ورنہ میں مکہ مار کر تمہارا پیٹ پھاڑ دوں گا۔" بانگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔ وہ بھی بول پڑا۔

"خاموش رہو، تم واقعی پاگل ہو، اور میں اب زیادہ دیر تمہارا پاگل پن برداشت نہیں کرسکتی۔" شہزادی نے انتہائی کڑک دار لہجے میں کہا اور پھر وزیر بابا سے مخاطب ہوکر بولی۔

"وزیر بابا۔"

"جی شہزادی صاحبہ!" قریب کھڑے ہوئے بوڑھے وزیر نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے جواب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیا۔
"شیروں کو حکم دو کہ ان پاگلوں کی بوٹیاں اڑا دیں۔ انہوں نے میری توہین کی ہے اور میں انہیں اپنے سامنے مرتا دیکھنا چاہتی ہوں"۔ شہزادی کے لہجے میں بے حد غصّہ نمایاں تھا۔ غصّے کی شدت سے اس کا چہرہ اور بھی زیادہ حسین ہوگیا تھا۔
"مگر شہزادی صاحبہ! آپ شاید غصّے میں بھول گئی ہیں کہ ان کے جسموں سے پہاڑ مچھلی کی بو آرہی ہے اس لئے شیر ان کے نزدیک نہیں آرہے۔ پھر وہ میرے حکم پر کیسے حملہ کریں گے"۔ وزیر بابا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا
"اوہ! اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا"۔ شہزادی نے جواب دیا اور پھر وہ آنگلو بانگلو سے مخاطب ہوئی۔
"تم دونوں کے جسموں سے پہاڑ مچھلی کی بو کیسے آرہی ہے"؟ شہزادی کے لہجے میں اس بار غصّے کی بجائے حیرت کا عنصر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نمایاں تھا۔

"پہاڑ مچھلی کی بُو؟ یہ پہاڑ مچھلی کیا ہوتی ہے شہزادی"؟ آنگلو بانگلو نے بیک وقت سوال کیا۔

"اس دریا میں ایک پہاڑ جیسی مچھلی رہتی ہے۔ یہ مچھلی اتنی بڑی ہے کہ سالم شیر کو نگل جاتی ہے۔ ہم اسے پہاڑ مچھلی کہتے ہیں۔ تمہارے جسموں میں سے اس کی بُو آرہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیر تم پر حملہ نہیں کر رہے"۔ شہزادی نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! تم کہیں اس مچھلی کی بات تو نہیں کر رہی ہو جس کے پیٹ میں ہم سوچنے کے لئے داخل ہوئے تھے۔ مگر اس کے اندر بڑی گندی بدبُو تھی اس لئے ہم واپس باہر آگئے تھے"۔ آنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"مگر آنگلو! ہم تو باہر نکل کر خوب نہاتے تھے پھر ہمارے جسم سے بُو کیسے آسکتی ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"ہمارے جسموں سے بُو آرہی ہے تو کیا ہوا؟ ہم میں سے تو بُو نہیں آرہی، اور شہزادی سے شادی ہم نے کرنی ہے، جسموں نے تو نہیں کرنی۔" آنگو نے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے پھر شادی کا نام لیا۔" شہزادی کو ایک بار پھر غصہ آنے لگا۔

"اگر تم شادی کے نام سے چڑتی ہو شہزادی! تو پھر ایسا کرو کہ بغیر شادی کے میری بیوی بن جاؤ۔" آنگو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"شہزادی صاحبہ! میرے خیال میں آپ یہاں کھڑی کھڑی تھک گئی ہوں گی لہذا کیوں نہ محل واپس چلیں اور ان دونوں احمقوں کو بھی ساتھ لے چلیں۔ باقی باتیں وہیں ہو جائیں گی اور وہاں اگر آپ چاہیں گی تو جلادوں کے ذریعے ان کا خاتمہ بھی آسانی سے ہو جائیگا۔" وزیر بابا نے شہزادی کے کان کے قریب ہوکر سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"ارے ارے تم جلّادوں کا نام لے رہے ہو۔ ہم نہیں بنتے جلّاد، خوامخواہ لوگوں کو قتل کرنا پڑتا ہے"۔ آنگلو نے شائد لفظ جلّاد سن لیا تھا۔

"یار آنگلو! اگر ہم جلّاد بن جائیں تو زیادہ اچھا ہے۔ ہم اطمینان سے اس وادی کے تمام مردوں کو قتل کر دینگے اور پھر جب ہم دونوں رہ جائیں گے تو یقیناً شہزادی نسکو ہم سے شادی کرنی ہی پڑے گی"۔ بانگلو نے آنگلو کی بات کے جواب میں تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ چلو ہم بن جائیں جلّاد۔ کیوں شہزادی! اس بوڑھے پاگل کے علاوہ اس وادی میں اور کتنے مرد ہیں جنہیں قتل کرنا پڑے گا"۔ آنگلو نے شہزادی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"تم بار بار وزیر۔ بابا کو بوڑھا پاگل کہہ کر ان کی توہین کر رہے ہو۔ تم نہیں جانتے کہ یہ ہمارے وزیرِاعظم ہیں"۔ شہزادی نے غصے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔
" اچھا اچھا شہزادی صاحبہ! ناراض نہ ہوں۔ اب ہم اسے پاگل اعظم کہا کریں گے۔ اب تو بتا دیں کہ اس بوڑھے پاگل اعظم کے علاوہ ہمیں اور کتنے مردوں کو قتل کرنا پڑے گا"۔ آنگو نے فوراً ہی شہزادی کی ناراضگی دُور کرنے کے لئے کہا۔
" تم خود ازلی احمق اور پاگل ہو۔ شہزادی صاحبہ! اب ان کا قتل لازمی ہوگیا ہے۔ میں اس سے زیادہ اپنی توہین برداشت نہیں کرسکتا"۔ اس بار وزیراعظم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہوگیا تھا۔
مگر شہزادی بجائے غصہ کے ہنس پڑی۔
" وزیر بابا! جب آپ سمجھتے ہیں کہ یہ دونوں پاگل ہیں تو پھر ان کی بات پر غصہ کیوں کھاتے ہیں۔ یہ خاصے دلچسپ مسخرے ہیں۔ میں انہیں اپنے پاس رکھوں گی۔ خوب دل بہلا رہے گا"۔ شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور پھر ایک بڑے سے شیر کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو وہ خونناک شیر کسی سدھے ہوئے جانور کی طرح تیزی سے آگے بڑھا اور شہزادی کے سامنے بیٹھ گیا۔ اور شہزادی اچک کر اس پر بیٹھ گئی۔

وزیر بابا جو شہزادی کے جواب پر اب بے بسی سے ہونٹ کاٹ رہا تھا، شہزادی کے شیر پر بیٹھتے ہی تیزی سے آگے بڑھا اور اچھل کر ایک اور خونناک شیر پر بیٹھ گیا۔

"تم دونوں ہمارے ساتھ آؤ"۔ شہزادی نے آنگلو بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا جو بڑی حیرت سے ان دونوں کو شیروں پر سواری کرتے دیکھ رہے تھے۔

"چلو بانگلو تم پیدل چلو۔ میں شیر پر بیٹھ جاتا ہوں"۔ آنگلو نے ایک شیر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"واہ! میں پیدل چلوں اور تم شیر پر بیٹھو، یہ کیسے ہوسکتا ہے، البتہ ایسا ہوسکتا ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کہ تم شیر پر بیٹھو اور میں شیرنی پر بیٹھوں گا۔" بانگو نے احتجاج کرنے کے ساتھ ساتھ تجویز بھی پیش کر دی۔

"تم شیرنی پر بیٹھو گے اور میں شیر پر بیٹھوں۔ واہ! میں کوئی عورت ہوں جو شیر بیٹھوں؟ میں بھی شیرنی پر ہی بیٹھوں گا۔ مجھے اب تمہاری چالاکی کا پتہ چل گیا ہے کہ جیسے دولہا گھوڑی پر سوار ہوتا ہے، اسی طرح تم شیرنی پر بیٹھ کر دولہا بننا چاہتے ہو اور میں کسی سپاہی کی طرح شیر پر بیٹھ کر صرف جنگیں ہی لڑتا رہ جاؤں۔" آنگو نے جواب دیا۔

اس دوران شہزادی اور وزیر بابا آگے بڑھ چکے تھے جب کہ وہاں موجود بے شمار شیر بھی اب بڑے مؤدبانہ انداز میں ان کے پیچھے چل پڑے تھے۔

"تمہاری مرضی! تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ شیر پر بیٹھوں گا۔" بانگو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر وہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دونوں شیروں کو جُھک جُھک کر دیکھنے لگے وہ شاید ان شیروں میں شیرنی تلاش کر رہے تھے مگر اب یہ اتفاق تھا کہ ان کے پاس موجود تمام شیر ہی تھے اور ان میں شیرنی ایک بھی نہیں تھی۔

"کمال ہے یہاں تو سب شیر ہی شیر نظر آ رہے ہیں"۔ آنگو نے جھک جھک کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ شیروں کی وادی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے یہاں شیر ہی ہوں گے۔ شیرنیوں کی وادی ہوتی تو سب شیرنیاں ہی ہوتیں"۔ بانگو نے اپنا خوبانی جیسا سر ہلاتے ہوئے بڑی فلسفیانہ بات کی۔

"اوہ! واقعی مجھے تو خیال ہی نہیں آیا۔ ویسے بانگو ایک بات ہے۔ جب سے تم اس دریا میں نہاتے ہو، تمہاری عقل چل پڑی ہے"۔ آنگو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اور جب سے تم نہائے ہو، تمہاری عقل شاید کہیں گھاس چرنے چلی گئی ہے۔ ابے احمق!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چلتی تو ٹانگیں ہیں، عقل کے کہیں پیر ہوتے ہیں جو وہ چلے"۔ بانگو شائد پوری طرح موڈ میں تھا۔

"اور عقل کوئی گھوڑا ہوتا ہے جو گھاس چرنے جاتے احمق اعظم"۔ آنگو نے جوابی وار کرتے ہوئے کہا۔

اور وہ دونوں اس طرح آپس میں بحث میں اُلجھے ہوئے تھے جبکہ شہزادی اور وزیر بابا سمیت شیر کافی دُور نکل گئے تھے۔

اُسی لمحے اچانک شہزادی نے مُڑ کر دیکھا اور ان دونوں کو وہیں کھڑے آپس میں باتیں کرتے دیکھ کر وہ زور سے چیخی۔

" اے تم دونوں وہاں کیوں کھڑے ہو؟ ہمارے ساتھ آؤ جلدی"۔

"شہزادی صاحبہ! ہم کس پر سوار ہوکر آئیں؟ شیروں پر ہم بیٹھنا نہیں چاہتے اور شیرنیاں یہاں ہیں ہی نہیں"۔ آنگو نے جواب میں چیخ کر کہا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"شیرنیاں! اوہ میں سمجھی"۔ شہزادی بے اختیار ہنس پڑی اور پھر اس نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے شیروں کا جائزہ لیا۔ اور پھر اس کی نظریں دُور موجود دو شیرنیوں پر پڑ گئیں۔ اس نے شیروں کی مخصوص زبان میں ان سے مخاطب ہوکر کچھ کہا تو وہ دونوں شیرنیاں تیزی سے شیروں کو پھیرتی ہوئی آنگلو بانگلو کی طرف بڑھنے لگیں۔

"یہ دونوں شیرنیاں آرہی ہیں ان پر بیٹھ جاؤ"۔ شہزادی نے چیخ کر کہا۔

"اچھا اچھا شکریہ! دیکھا بانگلو! شہزادی میرا کہا مانتی ہے اور تم جانتے ہو کہ صرف بیوی ہی اپنے شوہر کا کہا مانتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ وہ میری بیوی ہے"۔ آنگلو نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

"ہوں، اکیلی تمہاری بیوی ہوتی تو ایک شیرنی بھیجتی۔ اس نے دو شیرنیاں بھیجی ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ وہ ہم دونوں کی بیوی ہے"۔ بانگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھا اس نے فوراً ہی جوابی دلیل پیش کر دی۔

اسی دوران دونوں شیرنیاں ان دونوں کے سامنے پہنچ کر زمین پر بیٹھ گئی تھیں۔ اور وہ دونوں بحث چھوڑ کر ان شیرنیوں کی پشت پر سوار ہوگئے۔

ان کے بیٹھتے ہی شیرنیاں اٹھیں اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگیں۔

موٹا بانگلو تو اپنی جسمانی چوڑائی کی وجہ سے خوب جم کر بیٹھا تھا جب کہ آنگلو کے ساتھ ایک اور تماشہ ہوا۔ چونکہ اس کی ٹانگیں لمبی تھیں۔ اس لئے جیسے ہی شیرنی اٹھ کر آگے بڑھی، آنگلو اپنی ٹانگوں کے بل پر وہیں کھڑا رہ گیا اور شیرنی اس کے نیچے سے نکل کر آگے بڑھ گئی۔

"ارے ارے مجھے تو ساتھ لیتی جاؤ۔ اکیلی کیوں جارہی ہو۔ واہ بانگلو تو شیرنی پر بیٹھے اور میں ویسے ہی رہ جاؤں"۔ آنگلو نے جھلاتے ہوئے کہا اور پھر بھاگ کر آگے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بڑھا اور آگے جاکر رکی ہوئی شیرنی پر بیٹھ گیا۔ شاید شیرنی بھی اپنی پشت خالی پاکر اس کے انتظار میں رک گئی تھی۔ اس بار آنگلو نے شیرنی کی پشت پر بیٹھتے ہی دونوں ٹانگیں کافی اوپر اٹھالی تھیں تاکہ وہ پھر کھڑے کا کھڑا نہ رہ جائے۔ مگر اس طرح بیٹھتے ہی جیسے شیرنی آگے بڑھی آنگلو سر کے بل قلابازی کھاکر واپس زمین پر آگرا۔

"ہت تیرے کی۔ میری قسمت میں شاید شیرنی پر بیٹھنا ہی نہیں۔ مگر بانگلو کیوں بیٹھے؟ اسے بھی اترنا چاہیئے"۔ آنگلو نے فوراً زمین سے اٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر وہ اپنی والی شیرنی کی طرف بڑھنے کی بجائے بھاگتا ہوا اس شیرنی کی طرف بڑھا جس پر بانگلو سوار تھا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر دراصل بانگلو کو کھینچ کر نیچے اتارنا چاہا اور بانگلو بھی شاید اس کا ارادہ بھانپ گیا تھا اس لیئے اس

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نے جھک کر شیرنی کی گردن میں ہاتھ ڈال دیئے۔ شیرنی چونکہ چلی جارہی تھی اس لیئے جیسے ہی آنگو نے بانگو کی کمر میں دونوں ہاتھ ڈالے، بانگو تو شیرنی کی گردن پکڑ لینے کی وجہ سے پیچھے نہ آیا البتہ جھٹکا لگنے سے خود آنگو اچھل کر شیرنی کی پشت پر آبیٹھا۔ اس کی دونوں ٹانگیں البتہ اب بھی زمین سے گھسٹ رہی تھیں مگر بانگو کی کمر پکڑ لینے کی وجہ سے وہ گرا نہیں۔

"ارے ارے مجھے چھوڑو اور اپنی شیرنی پر جاکر بیٹھو"۔ بانگو نے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ گندی شیرنی ہے، مجھے گرا دیتی ہے اور پھر ہم نے ایک ہی بیوی سے شادی کرنی ہے اس لئے ہمیں دُولہا بننے کے لئے ایک ہی شیرنی پر سوار ہونا چاہیئے"۔ آنگو نے کہا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے۔ چلو کوئی بات نہیں۔ میں آگے بیٹھا ہوں اس لئے پہلے میں دولہا بنوں گا۔ تم پیچھے بیٹھے ہو اس لئے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تم دو چار سال بعد دُولہا بن جانا" بانگو نے جواب دیا۔

"واہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے"؟ آنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسے ہی ہوتا ہے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ جب دُولہا گھوڑی پر بیٹھتا ہے تو ایک بچے کو بھی اس کے پیچھے بٹھا دیتے ہیں تاکہ دس بارہ سال بعد وہ دولہا بنے۔ تم بڑے ہو اس لئے میں نے رعایت کرتے ہوئے دو چار سال کہہ دیا تھا" بانگو نے دلیل پیش کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تمہارا بڑا بھائی ہوں اس لئے پہلا حق میرا ہے" آنگو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل فوری طور پر اور کوئی جواب نہ سوجھا تھا۔

"تم بڑے کیسے ہو گئے؟ تمہیں یاد نہیں کہ ہماری ماں نے بتایا تھا کہ ہم دونوں جڑواں بھائی ہیں" بانگو نے اُسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

" وہ مارا! اب ہوئی نہ بات، جب ہم جڑواں بھائی ہیں تو ظاہر ہے ہم جڑواں شادی ہی کریں گے۔ یعنی اکٹھی شادی۔ پھر میں دو چار سال بعد کیوں کروں"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں! یہ بات تو ہے۔ مجھے خیال ہی نہیں رہا ورنہ تمہیں یاد ہی نہ دلاتا کہ ہم جڑواں ہیں"۔ بانگلو نے مایوسانہ لہجے میں جواب دیا۔

" نہ بتاتے تو میں بڑا بھائی بن جاتا۔ اور ظاہر ہے کہ بڑے بھائی کی شادی پہلے ہوتی ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" مگر بڑا بھائی تو بڑی سے شادی کرتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ بڑے بھائی بن جاؤ اور شہزادی کی بڑی بہن سے شادی کر لو"۔ بانگلو نے کہا۔

" اور اگر شہزادی کی بڑی بہن نہ ہوئی تو"؟ آنگلو نے جرح کرتے ہوئے پوچھا۔

" تو نہ کرنا شادی، اور ویسے بھی تمہیں شادی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کی کیا ضرورت ہے" بانگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اور تمہیں کیا ضرورت ہے۔ تم نہ کرو شادی" آنگو نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"بھئی مجھے تو اولاد کی ضرورت ہے تاکہ میری نسل آگے چلے" بانگو نے جواب دیا۔

"اور میری نسل کیوں نہ آگے چلے؟ تمہاری اکیلی نسل کیوں آگے چلے؟" آنگو نے لڑنے والے موڈ میں کہا۔

"دیکھو آنگو! بات یہ ہے کہ تم بہت پتلے ہو۔ ظاہر ہے تمہاری اولاد تم سے بھی پتلی ہوگی اور تم سے زیادہ پتلی ہونے کا مطلب ہے کہ وہ نظر ہی نہیں آئے گی۔ اور جب اولاد نظر ہی نہ آئے تو اس اولاد کا فائدہ؟ میری اولاد مجھ سے کم موٹی ہوگی ظاہر ہے اس طرح وہ خوبصورت اولاد ہوگی اور خوبصورت اولاد ضرور ہونی چاہیئے" بانگو نے جواب دیا۔ نجانے کیا بات

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھی کہ اس کا دماغ خوب چل رہا تھا۔
" واہ! نظر نہ آنے والی اولاد تو زیادہ اچھی ہوگی۔ کسی کو نظر بھی نہ آئیگی اور ہوگی بھی سہی۔ جہاں چاہے گی چلی جاتے گی اور جو چاہے گی کریگی۔ خوب عیش کرے گی اور عیش کرنے والی اولاد ہونی چاہیئے"۔ آنگلو نے بھی سوچتے ہوتے جواب دیا۔
" مگر جب مر جاتے گی تو پھر کیسے پتہ چلے گا کہ وہ مر گئی ہے"؟ بانگلو نے کافی دیر کی سوچ بچار کے بعد جواب دیتے ہوتے کہا۔
" ہاں! یہ بات تو ہے۔ اس کے مرنے کا پتہ کیسے چلے گا"؟ آنگلو نے اُلجھے ہوتے لہجے میں کہا۔
" تو تم سوچو کہ کیسے پتہ چلے گا۔ اور جب سوچ لوگے تو پھر شادی بھی کر لینا۔ ابھی کیا جلدی ہے۔ مجھے کر لینے دو شادی"۔ بانگلو نے فوراً ہی تجویز پیش کرتے ہوتے کہا۔
" جب میری نظر نہ آنے والی اولاد مر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جائے گی تو ہم سمجھ لیں گے کہ مر گئی ہے بس اتنی سی بات ہے" آنگلو نے جواب دیا۔

"تو تم ابھی سے سمجھ لو کہ وہ مر گئی ہے۔ اللہ اللہ خیر صلا۔ خوامخواہ شادی کا بکھیڑا کرنے کی کیا ضرورت ہے" بانگلو نے فوراً جواب دیا۔

پھر اس سے پہلے کہ آنگلو کوئی جواب دیتا، شیرنی انہیں اٹھائے ہوئے ایک کافی بڑے اور خوبصورت محل کے دروازے میں داخل ہو گئی۔ شہزادی اور وزیر بابا ان سے پہلے ہی اندر داخل ہو چکے تھے۔

اور پھر جیسے ہی وہ شیروں سے نیچے اترے، آنگلو بانگلو والی شیرنی بھی بیٹھ گئی اور وہ دونوں تیزی سے نیچے اتر آئے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"واہ واہ! بڑا خوبصورت محل ہے۔ اس محل میں جب میں دُولہا بن کر رہونگا تو مزہ ہی آ جائے گا"۔ آنگلو نے محل کو گھوم پھر کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں محل خوبصورت نظر آ رہا ہے اس لئے تم یہ محل لے لو اور مجھے محل سے زیادہ شہزادی خوبصورت نظر آ رہی ہے اس لئے میں شہزادی لے لیتا ہوں۔ کیوں شہزادی! میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا"۔ باگلو نے خوشی سے بغلیں بجاتے ہوئے کہا۔

"تم نے اپنی شکل دیکھی ہے کبھی"۔ شہزادی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نے جل کر جواب دیا۔
" ہاں شہزادی! کتنی بار دیکھی ہے اور آنگلو سے اچھی ہے۔ بس تم میری شکل دیکھتی رہنا انشاءاللہ بینائی میں اضافہ ہوگا۔" بانگلو نے اور زیادہ چہکتے ہوئے کہا۔
" نہیں شہزادی! اس کی شکل اگر تم نے پانچ منٹ سے زیادہ دیکھ لی تو تمہاری نظر کمزور ہی ہوگی کیونکہ اس کا سر چھوٹا سا ہے۔ تمہاری نظر اِدھر اُدھر پھسل کر ضائع چلی جاتے گی۔ میرا سر بڑا ہے اگر تم نے بینائی میں اضافہ کرنا ہے تو میری شکل دیکھنا۔" آنگلو نے بیچ میں ٹپکتے ہوئے کہا۔
" اگر یہ بات ہے تو پھر شہزادی میرا پیٹ اس کے سر سے بھی بڑا ہے۔ تم ایسا کرنا کہ بس میرا پیٹ دیکھتی رہنا۔" بانگلو نے فوراً ہی دوسری تجویز پیش کر دی۔
" تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہیں شیر بادشاہ کے سامنے پیش کرتی ہوں۔ وہ یقیناً تم جیسے مسخروں سے مل کر خوش

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہوں گے"۔ شہزادی نے ان کی فضول باتوں سے اکتاتے ہوئے کہا۔

"شیر بادشاہ! یعنی وہ شیر ہے مگر اس کے سر پہ تاج ہے؟ ارے ہاں شہزادی! ہمیں تو یاد ہی نہیں رہا۔ ہم تو اس وادی میں دو سروں والا شیر مارنے آئے تھے۔ کہاں ہے وہ شیر؟" آنگلو کو شائد اچانک ہی یاد آگیا تھا۔

"دو سروں والا شیر! اس وادی میں تو ایسا شیر نہیں ہے"۔ شہزادی نے حیران ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تو ہم خوامخواہ ہی یہاں آئے ہیں۔ دو سروں والا شیر نہیں ماریں گے تو اس آدمخور شہزادی والی خوبصورت عورت سے شادی کیسے ہوگی"۔ بانگلو نے فوراً ہی کہا۔

"نہیں بانگلو بھائی! وہ عورت اچھی نہیں تھی۔ اس نے تو ہمیں دریا میں ڈبو دیا تھا۔ میں تو اس سے شادی نہیں کرتا۔ میں تو اس شہزادی سے شادی کرونگا۔ تم ایسا کرو کہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جاکر پہلے کسی وادی میں دو سروں والا شیر ڈھونڈو اور پھر اُسے مارو اور جاکر اس عورت سے شادی کرلو۔" آنگلو نے بانگلو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ اس کا مقصد دراصل یہی تھا کہ کسی طرح بانگلو چلا جائے اور وہ اکیلا ہی خوبصورت شیر شہزادی سے شادی کرلے۔

"نہیں، تم زیادہ عقلمند ہو۔ تم جاکر کرو اس سے شادی۔ شیر شہزادی سے شادی تو میں کروں گا"۔ بانگلو نے فوراً ہی انکار کرتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ دونوں اس بحث میں مصروف تھے کہ اچانک، محل میں سے ایک عورت بھاگتی ہوئی شہزادی کے پاس آئی۔

"شہزادی صاحبہ! بادشاہ سلامت آپ کو اور ان اجنبی لوگوں کو طلب کررہے ہیں۔" اس عورت نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بادشاہ سلامت بُلا رہے ہیں۔ مگر انہیں ان دونوں کا کیسے پتہ چلا"۔ شہزادی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نے چونک کر پوچھا۔

"شہزادی صاحبہ! وزیر بابا نے جاکر انہیں ان لوگوں کے متعلق بتلایا ہے کہ کس طرح ان دونوں نے ان کی توہین کی ہے اور آپ کو تو علم ہے کہ بادشاہ سلامت وزیر بابا کی کتنی عزت کرتے ہیں۔ اس لئے وہ نہ صرف بیحد غصّے میں ہیں بلکہ انہوں نے جلّاد کو بھی طلب کرلیا ہے"۔ اس عورت نے شہزادی کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! پھر تو ان دونوں کی موت آگئی ہے۔ بادشاہ سلامت کو جب غصّہ آ جاتے تو وہ کسی کی نہیں مانتے"۔ شہزادی نے افسوس بھری نظریں ان دونوں پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"کس کی موت آگئی شہزادی صاحبہ؟ کہیں وہ بوڑھا پاگل تو نہیں مرگیا۔ بے چارہ اچھا پاگل تھا"۔ آنگلو نے اپنی طرف سے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں آنگلو بھائی! وہ واقعی بڑا اچھا پاگل

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھا۔ اتنا اچھا پاگل تھا کہ شاید ہی پھر اتنا اچھا پاگل پیدا ہو۔ بیچارہ" بانگو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا وہ بھی بول پڑا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ تمہیں بادشاہ سلامت یاد کر رہے ہیں" شہزادی نے ان دونوں سے مخاطب ہوکر کہا۔

"یاد کرتے ہیں تو کرتے رہیں۔ ہم گئے تو اس کی یاد میں فرق پڑ جائیگا" آنگو بانگو نے بیک وقت کہا۔

"تم آؤ تو سہی"۔ شہزادی نے کہا اور پھر وہ تیزی سے محل کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"چلو بانگو! دیکھیں تو سہی کہ یہ بادشاہ یاد کیسے کرتا ہے۔ شاید یاد کرنے کا کوئی اچھا طریقہ ہو" آنگو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں چلو! مجھے تو خاص طور پر ایسا طریقہ چاہیئے۔ میری یاد بڑی کمزور ہے" بانگو نے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے شہزادی کے پیچھے چلتے ہوئے محل کی اندرونی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سمت بڑھتے چلے گئے۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں شہزادی کے ساتھ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے اس کمرے میں ایک بہت بڑے تخت کے اوپر ایک قوی ہیکل بوڑھا بڑی آن بان سے بیٹھا ہوا تھا۔ تخت کے اوپر شیروں کی کھالیں بچھی ہوئی تھیں اور بادشاہ کا لباس بھی شیر کی کھال کا تھا اور اس نے سر پر تاج کی بجائے ایک خوفناک شیر کی کھوپڑی تاج کے طور پر پہن رکھی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ایک کرسی پر وہی بوڑھا وزیر بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ دروازے کے ساتھ ایک دیو قامت آدمی ہاتھ میں ایک بہت بڑی اور چمکتی ہوئی تلوار اٹھائے بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔

بادشاہ کا چہرہ غصے کی شدت سے سُرخ ہو رہا تھا اور آنکھوں سے جیسے چنگاریاں سی پھوٹ رہی تھیں۔

شہزادی کمرے میں داخل ہوتے ہی بادشاہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے سامنے رکوع کے بل جھک گئی جبکہ وہ دونوں شہزادی کے پیچھے بڑے اطمینان سے کھڑے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے. جیسے کمرے کی سجاوٹ سے محظوظ ہو رہے ہوں۔

"شہزادی! یہ تم کن احمقوں کو اپنے ساتھ لے آئی ہو۔ انہوں نے وزیرِاعظم کی توہین کرکے ناقابلِ معافی جرم کیا ہے"۔ بادشاہ نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے! دیکھو یہ شیر آدمیوں کی بولی بول رہا ہے۔ واہ بھئی واہ! بڑا دلچسپ شیر ہے"۔ آنگو نے چونک کر بانگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں واقعی! مگر آنگو! یہ اوپر سے تو شیر ہے اور نیچے سے انسان بن گیا ہے دیکھو شیر کی کھوپڑی کے نیچے آدمی والی شکل ہے۔ اسے کیوں نہ اپنے ساتھ لے جائیں اور چڑیاگھر میں رکھیں۔ بچے اس شیر نما آدمی کو دیکھ کر بڑے خوش ہوں گے"۔ بانگو نے خوشی سے چہکتے ہوئے جواب

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیا۔
"خاموش رہو کم بختو! تم ہماری توہین کر رہے ہو"۔ بادشاہ اپنے بارے میں یہ باتیں سنکر غصے کی انتہا پر پہنچ کر دھاڑا۔
"ہمارا نام کم بختو نہیں ہے آنگلو بانگلو ہے کم ازکم بولنے سے پہلے پوچھ تو لیا کرو خوامخواہ غلط نام لے لیتے ہو"۔ آنگلو نے جواب میں اُسے بڑے مطمئن انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا۔
"جلّاد"۔ اچانک بادشاہ غصّے کی شدت سے دھاڑا۔
"بادشاہ سلامت"۔ دروازے کے قریب کھڑا ہوا دیو قامت جلاد فوراً ہی مؤدبانہ انداز میں بول پڑا۔
"ان دونوں کی گردنیں اُڑا دو فوراً"۔ بادشاہ نے اُسے حکم دیتے ہوئے کہا۔
"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی بادشاہ سلامت" جلّاد نے کہا اور پھر وہ بھاری بھرکم تلوار اٹھاتے تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس کا انداز بڑا جارحانہ تھا۔
"ہاں ہاں اُڑا دو ان دونوں کی گردنیں۔ خواہ مخواہ چرچر کر رہے ہیں" آنگو نے بادشاہ اور وزیراعظم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"یہ تم دونوں کو قتل کرنے آرہا ہے سنبھلو" اچانک شہزادی نے ان دونوں سے مخاطب ہوکر سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔
"اچھا ہم دونوں کو، اور یہ، ہا ہا ہا" ان دیہاں نے یہ سنتے ہی مضحکہ اُڑانے والے انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔
اور اُسی لمحے جلاّد نے وہ بھاری بھر کم تلوار دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر سر سے بلند کی مگر ابھی اس کا ہاتھ سر سے بُلند ہوا تھا کہ اچانک آنگو نے اپنی جگہ سے حرکت کی اور دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے اپنا بڑا سا سر پوری قوت سے اس جلاّد کے پیٹ میں مار دیا ایک زور دار دھماکہ ہوا اور جلاّد اچھل کر پشت کے بل پیچھے زمین پر جا گرا۔ تلوار اس کے ہاتھ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے نکل کر ایک طرف جا گری تھی اور پھر اس سے پہلے کہ جلاد اُٹھ کر تلوار اٹھاتا بانگو تیزی سے بھاگا اور اس نے وہ تلوار اُٹھا لی۔

اُسی لمحے جلاد اُٹھکر کھڑا ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ البتہ اس کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ غصّے کے آثار نمایاں تھے۔

"یہ لو اپنی تلوار اور اسے مضبوطی سے پکڑا کرو۔ کہیں گم ہوگئی تو بادشاہ مارے گا۔" بانگو نے آگے بڑھکر تلوار اس جلّاد کے ہاتھوں میں تھماتے ہوئے کہا۔

جلاد نے حیرت بھرے انداز میں تلوار تھام لی۔

شہزادی، وزیرِاعظم اور بادشاہ کے چہروں پر بھی حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

مگر جیسے ہی جلاد نے تلوار پکڑی، بانگو کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کا ہتھوڑے جیسا مُکّہ پوری قوت سے جلّاد کے سینے پر پڑا اور جلّاد جو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حیرت زدہ انداز میں کھڑا تھا ایک بار پھر اچھل کر پشت کے بل زمین پر جاگرا۔ تلوار ایک بار پھر اس کے ہاتھ سے نکل کر دُور جاگری۔

"خوب بہت خوب! تم دونوں تو بے حد بہادر ہو۔ ہم تمہاری سزا معاف کرنے پر غور کرسکتے ہیں۔ اگر تم وزیراعظم سے معافی مانگ لو" بادشاہ سلامت نے اچانک بُلند آواز سے ان دونوں سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہم بھی معافی مانگنے پر غور کرسکتے ہیں اگر شہزادی ہم سے شادی کر لے" آنگلو بانگلو نے بھی فوراً ہی شرط پیش کر دی۔

اتنے میں جلّاد اٹھ کر کھڑا ہوگیا مگر اس بار اس کی حالت خاصی خراب تھی وہ ٹھیک طرح کھڑا بھی نہ ہوسکتا تھا اور یوں جھوم رہا تھا جیسے شدید نشے میں ہو۔ شائد بانگلو کے مُکے نے اس کے سینے کو شدید نقصان پہنچایا تھا۔

"تم دفع ہو جاؤ" اچانک بادشاہ نے جلّاد

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے مخاطب ہوکر کہا اور جلّاد یہ حکم ملتے ہی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" ارے ارے اپنی تلوار تو اٹھالو ورنہ یہ احمق اعظم اسے بیچ کر ریوڑیاں کھا لے گا" آنگلو نے وزیرِاعظم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جلاد سے کہا۔

" واہ! تمہاری عقل بھی گھاس چرنے چلی گئی ہے۔ یہ بوڑھا بھلا ریوڑیاں کیسے کھاسکتا ہے۔ یہ تو اسے بیچ کر حلوہ کھائیگا" بانگلو نے فوراً ہی آنگلو کی تصحیح کرتے ہوتے کہا۔

" بادشاہ سلامت! دیکھیئے یہ پھر میری توہین کر رہے ہیں" بوڑھے وزیرِاعظم نے کرسی سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ تم نے بار بار توہین توہین کی کیا رٹ لگا رکھی ہے۔ ہم تو باتیں کر رہے ہیں توہین کہاں کر رہے ہیں۔ پتہ نہیں اتنے احمق آدمی کو وزیرِاعظم کیسے بنا دیا جاتا ہے" آنگلو نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"مجھے تو یہ بادشاہ بھی احمق ہی لگتا ہے۔ ایک احمق بادشاہ ہی احمق وزیر اعظم رکھ سکتا ہے" بانگو نے فلسفہ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو تم دونوں۔ اب بادشاہ سلامت کی توہین کر رہے ہو" شہزادی سے نہ رہا گیا تو اس بار اس نے ان دونوں کو ڈانٹ دیا۔

"کمال ہے! یہاں ہر شخص کی توہین ہو رہی ہے۔ کبھی اس احمق اعظم کی توہین ہو رہی ہے کبھی اس بوڑھے شیر نما بادشاہ کی توہین ہوتی ہے۔ ہماری کوئی بات سنتا ہی نہیں ہے۔ بادشاہ نے ہمیں کم بخت کہہ کر ہماری توہین نہیں کی تھی؟ مگر ہماری کسی کو پرواہ ہی نہیں ہے۔ آؤ بانگو! چلیں یہاں تو توہین ہی ختم ہونے میں نہیں آ رہی" آنگو کو بھی غصہ آگیا اور اس نے آگے بڑھکر بانگو کا ہاتھ پکڑنا چاہا تاکہ اسے لے کر چلا جائے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"واہ! میں تو نہیں جاتا۔ تم جاتے ہو تو جاؤ۔ مگر میں تو شہزادی سے شادی کرونگا چاہے کتنی ہی توہین یہاں ہوتی رہے۔ کیوں شہزادی"؟ بانگلو نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے جواب دیا۔

"واہ! تم اور شہزادی سے شادی کرلو اور میں چلا جاؤں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ ٹھیک ہے پھر ہوتی رہے توہین"۔ آنگلو بھی فوراً ہی پٹڑی سے اتر گیا۔

"یہ تم دونوں نے کیا شادی شادی کی رٹ لگا رکھی ہے"۔ بادشاہ نے اچانک پوچھا۔

"تم نے شادی کی تھی بادشاہ سلامت"؟ آنگلو نے اچانک پوچھا۔ مخاطب بادشاہ تھا۔

"ہاں کی تھی۔ یہ ہماری بیٹی شیر شہزادی ہے"۔ بادشاہ نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے شادی کی رٹ نہیں لگائی تھی۔ ہمیں کیوں رٹ لگانے سے منع کر رہے ہو"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

"مگر میں تو بادشاہ ہوں اس لئے میں نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ملک سے شادی کرلی۔ مگر تمہاری شادی شہزادی سے کیسے ہوسکتی ہے؟" بادشاہ نے کہا۔

"کیوں نہیں ہوسکتی۔ ہم بہادر ہیں اور بہادروں کی شادی ہمیشہ شہزادیوں سے ہوتی ہے"۔ آنگلو نے بڑے فخریہ انداز میں اپنے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں ہم بہادر ہیں۔ ہم نے سورج موتی حاصل کرنے کے لئے سانپوں کے دادا جی سے مقابلہ کیا اور بڈھے بادشاہ اور اس کی فوج کو مار ڈالا"۔ بانگلو نے اپنے کارنامے گنوانے شروع کر دیئے۔

"ہاں! ہم نے مکڑی شہزادی اور خوفناک پنجر کو ختم کیا اور سمندر میں ہم نے سفید سانپ سے لڑائی کی۔ بجرنگ دیو سے مقابلہ کیا۔ سرخ قلعے کی شہزادی کے بد روح شوہر کو ختم کیا ناگ راجہ سے لڑائی لڑی۔ شمشام جادوگر کو ہلاک کیا"۔ باقی کارنامے آنگلو نے گنوا دیئے۔

"ارے چپ کیوں ہوگئے۔ آگے بھی تو بتاؤ۔ ہم نے چاند پر جاکر انگاروں کے نیچے ہوتے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آدمی کو مھوک مار کر ہلاک کر دیا۔ ہم نے چاند شہزادے کو مقابلے میں شکست دی۔ ہم نے مینڈک دیوتا کے پجاری کو ہلاک کر دیا۔ اب بانگلو شروع ہو گیا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟ کیا واقعی تم نے اتنے کارنامے سر انجام دیتے ہیں"؟ شہزادی نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

ویسے بادشاہ اور وزیراعظم کا منہ بھی حیرت سے کھلا ہوا تھا۔ شائد انہیں ان کی باتوں پر یقین نہ آرہا تھا۔

"ہاں ہاں شہزادی! ہم سچ کہہ رہے ہیں۔ ہم بہت بہادر اور طاقتور ہیں۔ بس تم جلدی سے ہم سے شادی کرلو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم کسی اور سے شادی کر لیں اور تم اتنے بہادر اور طاقتور شوہروں سے محروم ہو جاؤ"۔ آنگلو نے شہزادی کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔

"میں تم دونوں سے بیک وقت کیسے شادی کرسکتی ہوں"! شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"تو کون کم بخت کہہ رہا ہے کہ تم دونوں سے شادی کرو۔ بس تم مجھ سے شادی کرلو اصلی بہادر اور طاقتور تو میں ہوں یہ بے چارہ بانگو تو بس خوامخواہ میرے ساتھ پھر پھر کر بہادر بنا پھر رہا ہے۔" آنگو نے فوراً ہی بانگو کا پتہ کاٹتے ہوئے جواب دیا

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم، اصلی بہادر اور طاقتور تو میں ہوں۔ تم جیسا تنکا بھلا کیسے بہادر اور طاقتور ہوسکتا ہے۔" بانگو نے فوراً ہی اس کی بات رد کرتے ہوئے اپنا ڈھول جیسا سینہ پھلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تم مجھے تنکا کہہ رہے ہو۔ تمہاری یہ جرأت میں ٹکر مار کر ابھی تمہارا یہ خالی ڈھول جیسا پیٹ پھاڑ دونگا۔" آنگو نے شدید غصّے سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو! پہلے اس بات کا فیصلہ ہو جائے کہ تم دونوں میں سے بہادر کون ہے۔ پھر جو بہادر ثابت ہو جائے گا اس سے شہزادی کی شادی کے متعلق غور کیا جاسکتا ہے۔" اچانک

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بادشاہ سلامت نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک ابھر آئی تھی۔ شاید اس نے دل ہی دل میں یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ ان دونوں کو آپس میں لڑا کر تماشہ دیکھا جائے۔

"میں بہادر ہوں۔ بس میں کہہ رہا ہوں کہ بہادر میں ہوں اس لئے شہزادی کی شادی مجھ سے ہوگی"۔ آنگو نے فوراً ہی کہا۔

"نہیں، میں بہادر ہوں۔ بس تم مولوی کو بلواؤ تاکہ میرا نکاح شہزادی سے کر دے"۔ بانگو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

"ابھی اس کا فیصلہ ہو جائیگا کہ کون بہادر ہے۔ تم دونوں آپس میں مقابلہ کرو۔ جو دوسرے کو ہلاک کر دے گا، اُسے ہم بہادر تسلیم کر لیں گے"۔ بادشاہ نے فوراً ہی تجویز پیش کی۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ سمجھ لو کہ یہ موٹا بانگو مر چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب میں اس کے پیٹ میں ٹکر مارونگا تو اس کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پیٹ پھٹ جائے گا اور پیٹ پھٹتے ہی یہ مر جائے گا اس لئے سمجھ لو کہ یہ مرچکا ہے۔ تم شادی کی تیاری کرو۔" آنگو نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں! بلکہ یہ سمجھ لو کہ یہ تنکا آنگو آج مرگیا۔ میرا ایک مُکّہ اس کے سینے پر پڑے گا اور اس کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی اور تم خود سوچو کہ ہڈیاں ٹوٹنے کے بعد کوئی کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔ اس لئے تنکے آنگو کو بھی مُردہ ہی سمجھو۔ بس تم مولوی کو بلواؤ۔" بانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں اس طرح نہیں۔ جب تک واقعی ایک مر نہیں جائے گا، اُسے ہم مُردہ تصور نہیں کریں گے۔ اور سنو! یہ مقابلہ کل کُھلے میدان میں ہوگا۔" بادشاہ سلامت نے فیصلہ کُن لہجے میں کہا اور پھر اس نے زور سے تالی بجائی۔ فوراً ہی چار پانچ غلام اندر آگئے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

" انہیں شاہی مہمان خانے میں پہنچا دو۔ اور ان کو علیحدہ علیحدہ رکھو" بادشاہ نے غلاموں سے مخاطب ہوکر کہا۔

اور غلاموں نے ان دونوں کو گھیرے میں لے لیا۔

" اچھا شہزادی ! آج نہیں تو کل سہی۔ بس تم مجھ سے شادی کی تیاری کرلو"۔ آنگو نے شہزادی سے مخاطب ہوکر کہا اور پھر مڑکر غلاموں کے درمیان چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

" شہزادی ! تیاری کی ضرورت نہیں ہے۔ بس تم کل مجھ سے شادی کر لینا۔ مجھے تیاری کی نہیں شادی کی ضرورت ہے" بانگو نے کہا اور پھر وہ بھی مڑ کر غلاموں کے درمیان چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

اور ان دونوں کے باہر نکلتے ہی کمرہ زور دار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" اچھا تماشہ ہاتھ آیا ہے" بادشاہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کو مار ڈالیں گے"۔ وزیراعظم نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

"مگر ایسا نہ ہو بادشاہ سلامت کہ ان میں سے ایک مر جائے۔ پھر تو مجھے آپ کے کہنے کے مطابق دوسرے سے شادی کرنی پڑیگی اور میں ایسا نہیں کرسکتی"۔ شہزادی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو شہزادی! اول تو مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں آپس میں لڑتے ہوئے مر جائیں گے اور اگر بالفرض محال ان میں سے ایک زندہ بھی رہ گیا تو ہم اُسے شیروں کے آگے ڈال دیں گے"۔ بادشاہ نے جواب دیا۔

"نہیں بادشاہ سلامت! شیر ان دونوں سے گھبراتے ہیں۔ شائد یہ دونوں پہاڑ مچھلی کے پیٹ کے اندر ہو کر باہر آگئے ہیں اس لئے پہاڑ مچھلی کی بُو ان کے جسموں میں رچ بس گئی ہے"۔ وزیراعظم نے جواب دیا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"ہاں بادشاہ سلامت! ایسا ہی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ظاہر ہے کہ یہ دونوں یہاں تک پہنچ ہی نہ سکتے۔ شیر انہیں سرحد پر ہی پھاڑ کر کھا چکے ہوتے"۔ شہزادی نے جواب دیا۔

"اچھا یہ بات ہے۔ میں سمجھا تھا کہ شائد ان کے وادی میں داخل ہوتے ہی تم لوگوں نے انہیں شیروں سے بچا لیا ہے"۔ بادشاہ سلامت نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بادشاہ سلامت! انہوں نے جو اپنے کارنامے گنوائے ہیں اگر یہ سچ ہیں تو پھر مجھے شک ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی مر سکے گا"۔ وزیرِاعظم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"بکواس کرتے ہیں۔ بھلا یہ احمق اتنے بڑے کارنامے کیسے انجام دے سکتے ہیں"۔ بادشاہ نے جھنجلا کر جواب دیا۔

"مگر بادشاہ سلامت! آپ نے خود دیکھا ہے کہ انہوں نے کتنی آسانی سے خوفناک اور دیوہیکل جلّاد کو شکست دے دی"۔ شہزادی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نے بھی فکرمندانہ لہجے میں کہا۔
"تم بے فکر رہو شہزادی! مقابلے کا کم از کم یہ نتیجہ تو ضرور نکلے گا کہ ان دونوں میں سے ایک ہلاک ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کے بغیر مقابلہ ختم نہیں ہو سکتا، اور پھر جب باقی ایک رہ جائے گا تو پھر اُسے سنبھال لیا جائے گا۔ ہم محل کے سارے جلّادوں کو حکم دے دیں گے کہ بیک وقت اس پر پل پڑیں۔ اور اکیلا یہ کس کس سے مقابلہ کرے گا" بادشاہ نے جواب دیا۔
"اور اگر پھر بھی یہ ہلاک نہ ہوا شہزادی تو تم بے فکر رہو۔ میں تم سے شادی کرنے کے لئے ایک ایسی شرط لگا دُونگا کہ وہ دس بار بھی مر کر زندہ ہو تو پھر بھی شرط کو پورا نہ کر سکے۔ اس طرح اس کی موت یقینی ہو جائے گی" وزیر اعظم نے تجویز پیش کی۔
"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ اس طرح ان دونوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے جان چھوٹ جائے گی۔" شہزادی نے مطمئن ہوتے ہوئے جواب دیا۔
اور اس کے ساتھ ہی بادشاہ سلامت نے اجلاس ختم کرنے کے لئے کہا اور پھر شہزادی اور وزیراعظم دونوں بادشاہ سلامت کو سلام کرکے کمرے سے باہر نکل گئے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ ایک بہت بڑا میدان تھا جس کے درمیان میں ایک خاصی بڑی جگہ خالی پڑی ہوئی تھی۔ مگر اس کے اِرد گِرد سینکڑوں لمبے تڑنگے آدمی گھیرا بنائے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں لمبے لمبے نیزے تھے اور ان کے پیچھے جہاں تک نظر جاتی تھی شیر ہی شیر نظر آ رہے تھے ایک طرف تین اونچی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جو اس وقت خالی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد تین بڑے بڑے شیروں پر بیٹھ کر بادشاہ سلامت، وزیرِاعظم اور شہزادی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بھی میدان میں پہنچ گئے اور پھر کرسیوں کے قریب پہنچ کر وہ تینوں شیروں کی پشت سے اترے اور پھر کرسیوں پر آ کر بیٹھ گئے۔

"آنگلو بانگلو کو لایا جائے"۔ بادشاہ نے زور سے تالی بجاتے ہوئے کہا۔

اور بادشاہ کے تالی بجاتے ہی چند نیزہ بردار اپنی جگہ سے اُٹھے اور تیزی سے محل کی طرف دوڑتے چلے گئے۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد آنگلو بانگلو ان نیزہ برداروں کے جلوس میں چلتے ہوئے اس میدان میں پہنچ گئے۔

وہ دونوں پہلوانوں کی طرح اکڑ اکڑ کر چل رہے تھے۔ اور ایک دوسرے کی طرف بڑی زہریلی نظروں سے دیکھتے اور پھر اکڑ کر چل پڑتے۔

"جیسے ہی وہ دونوں میدان میں پہنچے، بادشاہ اور شہزادی کے ساتھ ساتھ میدان میں موجود نیزہ بردار بھی بے اختیار ہنس پڑے۔ جبکہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وزیرِ اعظم خاموش بیٹھا ہوا بڑی زہریلی نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اُسے شاید ابھی تک اپنی توہین نہیں بھول رہی تھی۔

"بادشاہ سلامت! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ بانگلو کو میرے ہاتھوں مرنے سے بچالیں اور شہزادی کی شادی مجھ سے کر دیں۔ میں اپنے بھائی کی اس خوشی میں جان بخش دُوں گا۔" آنگلو نے آگے بڑھ کر بادشاہ سے مخاطب ہوکر کہا۔

"واہ! تم اپنی جان کی خیر مناؤ۔ بے چاری پتلی دُبلی جان آج ختم ہی ہو جاتی ہے۔ مجھے تو اس پر رحم آرہا ہے۔" بانگلو نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں اچھی طرح سُن لو کہ اب تم دونوں نے مقابلہ کرنا ہے اور جب تک ایک ہلاک نہ ہو جائے یہ مقابلہ نہیں رُکنا چاہیئے ورنہ تم دیکھ رہے ہو کہ میدان کے ارد گرد سینکڑوں نیزہ بردار موجود ہیں۔ اگر تم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نے صحیح مقابلہ نہ کیا تو میں انہیں حکم دے دونگا اور وہ سب تم دونوں پر ٹوٹ پڑیں گے۔" بادشاہ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"آؤ آنگلو میرے مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔" بانگلو نے پیچھے ہٹتے ہوئے آنگلو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"اچھا بانگلو! اللہ کے حوالے، بہرحال مجھے تمہارے مرنے کا ہمیشہ افسوس رہے گا۔ تم ایک اچھے بھائی تھے۔" آنگلو نے بھی بڑے غمزدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو مقابلہ شروع کرو۔" بادشاہ نے زور سے تالی بجاتے ہوئے کہا۔

اور بادشاہ کے تالی بجاتے ہی وہ دونوں تیزی سے خوفناک سانڈوں کی طرح ایک دوسرے کی طرف دوڑ پڑے۔

مگر ایک دوسرے کے بالکل قریب پہنچتے ہی وہ دونوں یوں رک گئے جیسے کھلونوں کی چابی ختم ہو جانے سے اچانک وہ رک

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جاتے ہیں۔

"ماروں ٹمکر"؟ بانگو نے اپنا ٹمکر ہوا میں لہراتے ہوئے آنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"اور میں ماروں ٹکر"؟ آنگو نے بھی مینڈھے کی طرح سر جھکاتے ہوئے بانگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"دیکھو بانگو! ہمیں اکٹھا نہیں لڑنا چاہیئے اس طرح کرتے ہیں کہ پہلے میں تم سے لڑ لیتا ہوں اور جب میں تم کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو پھر تم مجھ سے لڑ لینا۔" آنگو نے اچانک ایک خیال آتے ہی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں آنگو! تمہاری بات بالکل ٹھیک ہے۔ اکٹھے لڑنے سے تو ہم دونوں کی طاقت اکٹھی ہی ختم ہو جائے گی۔ چلو یہ ٹھیک ہے کہ پہلے تم مجھ سے لڑ کر مجھے ہلاک کر دو۔" بانگو نے فوراً ہی راضی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہوتے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے آنگلو لڑاکے مینڈھے کی طرح پیچھے کی طرف ہٹتا چلا گیا۔ اور جب وہ کافی دور پہنچ گیا تو اس نے اپنا سر جھکایا اور پھر انتہائی تیزی سے دوڑتا ہوا سیدھا بانگلو کی طرف بڑھا۔

بانگلو بڑے اطمینان سے اپنا پیٹ پھیلائے اپنی جگہ کھڑا تھا۔

مگر آنگلو جیسے ہی بانگلو کے قریب آیا، بانگلو تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا اور آنگلو جو سر جھکائے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑا چلا آ رہا تھا، بانگلو کو اپنی جگہ سے ہٹتا نہ دیکھ سکا اور اسی رفتار سے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

بانگلو جہاں کھڑا تھا اس کے عین پیچھے بوڑھا وزیرِ اعظم اپنی کرسی پر بیٹھا ان دونوں کا مقابلہ دیکھ رہا تھا۔ بانگلو کے اچانک ہٹنے کے بعد آنگلو کے سر کی خوفناک ٹکر

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پوری قوت سے کرسی پر بیٹھے ہوئے وزیراعظم
کے سینے پر پڑی اور وہ کرسی سمیت
اچھل کر پشت کے بل ایک دھماکے سے
جا گرا۔ اور اس کے حلق سے بھیانک
چیخ بلند ہوئی۔

"وہ مارا بانگلو کو وہ مارا" آنگلو نے
ٹکر مارتے ہی خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا
مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا، کیونکہ
اس نے بانگلو کو صحیح سلامت ایک طرف
کھڑے دیکھ لیا تھا۔

بانگلو ایک طرف بڑے اطمینان سے
ہاتھ باندھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

ادھر بادشاہ اور شہزادی، وزیراعظم کے
نیچے گرتے ہی کرسیوں سے اچھلے اور انہوں
نے بھاگ کر زمین پر پڑے تڑپتے ہوئے
وزیراعظم کو اٹھانے کی کوشش کرنے لگے
مگر بوڑھا وزیراعظم بے چارہ آخری دنوں پر تھا
آنگلو کی اچانک اور خوفناک ٹکر نے
اس بوڑھے وزیراعظم کے سینے کی ہڈیاں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

توڑ ڈالی تھیں اور پھر وہ بادشاہ اور شہزادی کے اٹھاتے اٹھاتے تڑپ کر وہیں ساکت ہوگیا۔

وزیر اعظم کو مرتے دیکھ کر شیر شہزادی نے زور سے ایک دردناک چیخ ماری اور پھر منہ چھپا کر زور زور سے رونا شروع کر دیا۔

" ارے دیکھو آنگلو! شہزادی رو رہی ہے اسے یقیناً تمہاری ٹکر مارنے سے افسوس ہوا ہے۔ تم نے ٹکر ہی غلط ماری ہے" بانگلو نے کہا۔

" تم پاگل، بے وقوف، احمق! تم نے بوڑھے وزیر اعظم کو مار ڈالا ہے" بادشاہ انتہائی غصے سے دھاڑتا ہوا ان دونوں کی طرف لپکا۔

" اب دیکھو میں مکہ مارتا ہوں۔ پھر دیکھنا کہ شہزادی کیسے ہنستی ہے" بانگلو نے کہا۔ اور پھر اس کا ہتھوڑا نما مکہ ہوا میں لہرایا اور اس نے پوری قوت سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مکہ آنگلو کے جبڑے پر مارنا چاہا مگر اب یہ بادشاہ کی بدقسمتی تھی کہ عین اسی لمحے وہ غصے سے لپکتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا تھا اور پھر بانگلو کا خوفناک مکہ پوری قوت سے بادشاہ کی کنپٹی پر پڑا اور بادشاہ ایک چیخ مار کر زمین پر گرا اور تڑپنے لگا۔

"یہ کیا کر دیا تم نے احمق بانگلو" شہزادی نے بادشاہ کو زمین پر گرتے دیکھا تو چیختی ہوئی ان کی طرف دوڑ پڑی۔

مگر شہزادی کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی بادشاہ کی روح اس کے جسم سے پرواز کر گئی۔

بادشاہ چند لمحے تڑپ کر مر چکا تھا۔ بانگلو کے خوفناک مکے نے بادشاہ کی کھوپڑی توڑ ڈالی تھی۔

بادشاہ کے مرتے ہی میدان کے گرد موجود نیزہ بردار غصے سے چیخے اور نیزے لہراتے ہوئے ان کی طرف دوڑ پڑے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"رک جاؤ، رک جاؤ" اچانک شہزادی نے چیخ کر کہا اور شہزادی کی بات سنتے ہی تمام نیزہ بردار رک گئے۔

"انہوں نے جان کر بادشاہ کو نہیں مارا وہ خود ہی ان دونوں کے درمیان آگئے تھے۔ یہ بے گناہ ہیں" شہزادی نے چیختے ہوئے کہا۔

"واقعی شہزادی! یہ بے گناہ ہیں"۔ تمام نیزہ برداروں نے نیزے لہراتے ہوئے کہا۔

"زندہ باد! شہزادی کا انصاف' زندہ باد"۔ آنگلو بانگلو نے بھی بیک وقت نعرہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اور سنو! بہرحال تم دونوں قاتل ہو۔ اس لمبے نے وزیراعظم کو قتل کیا ہے اور اس موٹے نے بادشاہ سلامت کو۔ اس لئے تم دونوں کو اس کی سزا ضرور ملیگی" شہزادی نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے شہزادی! میری سزا یہ ہے کہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تم مجھے اپنا شوہر بنا لو۔" آنگلو نے بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اور میری سزا یہ ہے کہ تم میری بیوی بن جاؤ۔" بانگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا

سنو! ہماری وادی کے رواج کے مطابق قاتلوں کو جو سزا دی جاتی ہے تمہیں بھی وہی سزا دی جائے گی۔" شہزادی نے کہا اور پھر اس نے زور سے تالی بجائی۔ اس کے تالی بجاتے ہی پچاس کے قریب نیزہ بردار تیزی سے چلتے ہوئے شہزادی کے قریب پہنچ گئے۔

" ان دونوں کو لے جاکر کالی غار میں پھینک دو۔" شہزادی نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

" کالی غار! نہیں شہزادی، مجھے کالا رنگ پسند نہیں ہے۔ مجھے تم نیلی غار میں پھینک دو۔ نیلا رنگ مجھے پسند ہے۔" بانگلو نے فوراً ہی اپنا پسندیدہ رنگ بتاتے ہوئے کہا۔

" اور مجھے سنہری رنگ بہت پسند ہے اس

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لئے بے شک مجھے سنہری غار میں پھینک دو۔"
آنگلو نے بھی جواب میں اپنا پسندیدہ رنگ
بتاتے ہوئے کہا۔
"حکم کی تعمیل کی جائے۔" شہزادی نے
انتہائی سخت لہجے میں نیزہ برداروں کو حکم
دیتے ہوئے کہا۔
اور شہزادی کا حکم سنتے ہی نیزہ بردار
تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھے اور
پھر انہیں نیزوں کی انیاں چبھو کر ایک طرف
چلنے کے لئے کہا۔
"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو؟ ارے
پاگلو دیکھو! یہ انیاں چبھ رہی ہیں۔ ہمارے
جسموں پر داغ پڑ گئے تو شہزادی کو داغدار
شوہر سے شادی کرنا پڑے گی۔" ان دونوں
نے اچھلتے ہوئے کہا۔
مگر نیزہ بردار انہیں دھکیلتے ہوئے ایک
طرف بڑھنے لگے۔
ان دونوں نے ان نیزہ برداروں کے
نرغے سے نکلنے کی بے حد کوشش کی مگر

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بے شمار نیزوں کی وجہ سے وہ مجبور ہوگئے اور اس طرح چلتے ہوئے وہ وادی کے شمال میں کافی دُور گئے۔

کافی دُور آنے کے بعد اچانک وادی کی زمین ایک جگہ ختم ہوگئی۔ آگے ایک بہت گہری غار تھی۔ اس کے بعد پہاڑیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔

غار کا دہانہ بہت بڑا تھا اور وہ اتنی گہری تھی کہ اس کی تہہ نظر ہی نہ آرہی تھی۔ بس اندر اندھیرا گہرا ہوتا چلا گیا تھا۔ شاید اسی لئے اسے کالی غار کہا جاتا تھا۔

"ارے یہ کالی غار ہے۔ یہ تو بہت گہری ہے۔ اس میں سے ہم باہر کیسے نکل سکیں گے۔" آنگو بانگو نے غار میں جھانک کر خوفزدہ ہوکر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"چلو کود جاؤ۔" نیزہ برداروں نے کہا۔

"ارے، مگر ہمیں سیڑھیاں تو دے دو تاکہ ہم باہر آکر شہزادی سے شادی کر سکیں۔" آنگو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لئے بے شک مجھے سنہری غار میں پھینک دو۔"
آنگلو نے بھی جواب میں اپنا پسندیدہ رنگ بتاتے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل کی جائے۔" شہزادی نے انتہائی سخت لہجے میں نیزہ برداروں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

اور شہزادی کا حکم سنتے ہی نیزہ بردار تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھے اور پھر انہیں نیزوں کی انّیاں چبھو کر ایک طرف چلنے کے لئے کہا۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو؟ ارے پاگلو دیکھو! یہ انّیاں چبھ رہی ہیں۔ ہمارے جسموں پر داغ پڑ گئے تو شہزادی کو داغدار شوہر سے شادی کرنا پڑے گی۔" ان دونوں نے اچھلتے ہوئے کہا۔

مگر نیزہ بردار انہیں دھکیلتے ہوئے ایک طرف بڑھنے لگے۔

ان دونوں نے ان نیزہ برداروں کے نرغے سے نکلنے کی بے حد کوشش کی مگر

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بانگو نے کہا۔
مگر اُسی لمحے نیزہ برداروں نے انہیں زور سے دھکا دے دیا اور وہ دونوں سر کے بل اس گہری کالی غار میں گرتے چلے گئے۔ ان کے حلق سے نکلنے والی بھیانک چیخوں سے غار گونج اٹھی۔ اور پھر آہستہ آہستہ یہ چیخیں گہرائی میں جاکر ختم ہوتی چلی گئیں اور پھر ہر طرف موت کی سی خاموشی چھا گئی۔

ختم شُد

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آنگلو بانگلو کی انتہائی دلچسپ کہانی

آنگلو بانگلو اور کالی غار

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- وہ کالی غار کتنی گہری تھی ——؟
- کیا اس کی کوئی تہہ بھی تھی یا نہیں ——؟
- آنگلو بانگلو کا اس غار میں گر کر کیا انجام ہوا ——؟
- آنگلو بانگلو اس خوفناک غار میں گر کر کہاں پہنچ گئے ——؟
- کسی نئی دنیا میں یا موت کی وادی میں ——؟
- کیا آنگلو بانگلو شادی کرنے کی حسرت دل میں لئے ہی مر گئے ——؟

انتہائی دلچسپ، حیرت انگیز اور دلکش کہانی

شائع ہو گئی ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ ۔ اردو بازار
لاہور